قوم مهدويه كا ترجمان

نورِ ولایت

NOOR-E-VILAYAT

جولائی July 2025 (جلد 46) شمارہ (7) زرسالانہ (300) روپے

مقصود علی خان
مدیر
Cell No. 09885237858,

ابوالفیض سید احمد عابد
شريك مدير
Cell No. 9849593661

☆	اداریہ		5
☆	ارشاد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ	جناب اجمل یحیٰی زئی صاحب	7
☆	فرمان مہدی موعود علیہ السلام	جناب اجمل یحیٰی زئی صاحب	11
☆	عشق آل رسول ﷺ تکمیل ایمان کا جز	جناب سید اسمٰعیل ذبیح اللہ صاحب ذبیح	13
☆	شہادتِ حسینؓ	جناب محمد آصف عرفان صاحب	19
☆	منقبت درشان حضرت سیدنا امام حسینؓ	جناب سید رضا منظور صاحب رضا	22
☆	حضرت بندگیمیاں سید محمود سید نجی خاتم المرشدینؓ	مدیر	25
☆	سید نجیؓ	مدیر	31
☆	حضرت بندگی میاں سید نور محمد خاتم کارؒ	مدیر	32
☆	حضرت بندگی میاں سید نور محمد خاتم کارؒ	حضرت سید جلیل محمد صاحب جلیلؔ ہمنا آبادی	35
☆	حضرت بندگی میاں شاہ قاسم مجتہد گروہؒ	حضرت محمد نور الدین صاحب عربی علیہ الرحمہ	37
☆	حضرت بندگی میراں شاہِ قاسم مجتہد قومؒ	حضرت سید ابوالقاسم تسخیر حیدرآبادصاحبؒ	41
☆	حضرت بابا فریدالدین گنج شکرؒ	ڈاکٹر ظہورالحسن صاحب	42
☆	علم وعمل	مدیر	45
☆	نشہ	مدیر	47
☆	قومی خبری		49

Printer, Publisher & Editor Maqsood Ali Khan printed on behalf of Tanzeem-e-Mahdavia and Printed at Daira Electrical Press S. No. 22-8-143, Raheem Complex, Chatta Bazar, Hyderabad -02, Telangana and published from H.No. 16-8-806, New Malakpet, Hyderabad-500024, Telangana. RNI No. 32268/79, www.tanzeem-e-mehdavia.com, mail:abulfaiz2@yahoo.com

کمپیوٹر ٹائپ سیٹنگ: سید عیسیٰ نظامی، SAN کمپیوٹر سنٹر، چنچل گوڑہ، سل نمبر 9849166596

حسینؓ نام ہے صبر واستقامت کا، حسینؓ نام ہے حق گوئی و بے باکی کا، حسینؓ نام ہے شجاعت و بہادری کا، حسینؓ نام ہے عفوودرگزر کا، حسینؓ نام ہے حق کی خاطر جان عزیز کو قربان کردینے کا

SHAH
SSS
SUITING & SHIRTING
Shah

شاہ سوٹنگس اینڈ شرٹنگس

SHAH SUITING & SHIRTING

Spl. Ready made Suit & Sherwani

Whole sale & Retail

S. No. LG/8, Nabi Khana Complex,
Patel Market, Hyd -2

Phone 8008093583 Cell No. 9391013304 , 9951437152

مردانہ لباس کا بے مثال کلکشن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

اللہ تعالیٰ کے شکر و احسان سے ہم اس شمارہ کے ذریعہ نئے ہجری سال یعنی 1447 میں داخل ہو رہے ہیں۔ رب العزت سے دعا ہے کہ ہمیں اس نئے سال میں عقیدت و احترام سے تمام اداروں، انجمنوں، جماعتوں کے ساتھ 600 سالہ جشن ولادت با سعادت حضرت سید محمد جونپوری مہدی موعودؑ منانے کی سعادت عطا فرما (آمین)

ماہ محرم الحرام ایک مقدس و بہ برکات مہینہ ہے۔ یہ مہینہ ہمیں حضرت حسینؓ کی عظیم شہادت کی یاد دلاتا ہے۔ یہ بھی یاد دلاتا ہے کہ دین کی خاطر جان دینا، مال خرچ کرنا، اہل و عیال سے دوری اختیار کرنا، کاروبار اور وطن کو چھوڑ کر ہجرت کر جانا۔ حضرت حسینؓ کی سیرت و شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے کس طرح اپنے نانا کی شریعت و سنت کو اپنی جان سے زیادہ عزیز تر سمجھا۔ آج غلامان حسینؓ کے لئے ضروری ہے کہ پہلے حسینی کردار کی تجلی اپنے اندر پیدا کریں۔ اندر جو یزید ہے اس کا قلع قمع کر کے دل میں اسلام پر فدا ہونے کا جذبہ پیدا کریں۔ یہ ارشاد نبی اکرم ﷺ یاد رکھنا ہے ''جس نے حضرت حسنؓ و حسینؓ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی''

یہ حقیقت ہے کہ آج قوم کے ہر طبقہ میں کسی کا بھی دل صاف نہیں ہے۔ ذہنیت یہ روپ دھار لی ہے کہ روابط صرف دنیا کی حد تک، ایمان و عقیدہ کی بنیاد پر وابستگی نا کے برابر ہے۔ گزشتہ چند ماہ کے دوران میں دو ایسے واقعہ سرزد ہوئے جس کی وجہ سے قوم بٹ گئی۔ اس سے نقصان یہ ہوا کہ اتحاد و اتفاق ختم ہو کر رہ گیا۔ اتحاد و اتفاق کی فضاء قائم کرنے کے لئے حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے دائرہ کے اس طریقے کو اپنانا ہوگا۔ جب بھی ماہ کا یکم کا چاند نظر آتا تو تمام برادران دائرہ ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے۔ اگر کوئی نا اتفاقی ہوتی یا کچھ خلاف ہوتا تو اس سے دل صاف ہو جاتے تھے۔ اس طریقے کو رائج کرنے کی ضرورت ہے۔ بارگاہ رب العزت میں دعا ہے کہ بطفیل خاتمین پاک ہمیں بہ حسن و خوبی 600 سالہ جشن میلاد مہدی موعودؑ عالمی سطح پر منانے کی طاقت اور صلاحیت عطا فرمائے (آمین) انشاءاللہ تعالیٰ یہ تقریب قوم مہدویہ کے لئے روحانی غذا ہوگی۔ جس سے روح کو قوت اور عقیدہ کو طاقت ملے گا۔ برادران وطن کو یاد دہانی ہو جائے گی کہ حضرت مہدی موعودؑ آئے اور گئے اور اب کوئی مہدیؑ آنے والا نہیں ہے۔ اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے (آمین)

ہر مہدوی کو طالب دنیا نہیں بلکہ طالب خدا بننا ہے، اس کے لئے صادقین کی صحبت اختیار کرنا ہے کیونکہ صادقین کی صحبت دنیا کے خزانوں سے بڑھ کر ہے

شادی بیاہ و دیگر تقاریب کے لئے بے مثال ساریز

نورین ساریز اینڈ سوٹس

NSS

Nooreen

Sarees & Suits

Shop No. 6 & 7, Nabi Khana Complex, Patel Market, Hyd -2
Phone (S) 66809962 (R) 24572542
Cell No. 9346888829 9989210481

شادی بیاہ و دیگر تقاریب کے لئے بے مثال ساریز

زرین ساریز

Zareen Sarees
WHOLESALE

Specialist in:
Embroidery, Culcutta Zardosi & All Fancy Work
S. No. 21-1-633/4 to 6, Beside God Gift
Market, Rikab Gunj, Hyderabad -2
Prop. Md. Dilawar

جناب اجمل یحییٰ زئی صاحب

ارشاد حضرت نبی کریم ﷺ

''مجھے ڈھول اور بانسری توڑنے کا حکم دیا گیا ہے''

اللہ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے قیامت جو واقع ہونے والی ہے اس کے تعلق سے بے شمار نشانیاں بیان فرمائی ہیں مثلاً آپ ﷺ نے فرمایا قیامت سے قبل ننگے پیر، ننگے بدن والے حکومت کریں گے، عورتیں ایسی لڑکیاں جنیں گی جو اپنی ماؤں پر حکم چلائیں گی، بلند بلند عمارتیں تعمیر کر کے اپنی شان اور بڑائی کو پیش کریں گے۔ چوطرف گانے بجانے کی آواز سنائی دے گی، شرم وحیا ختم ہو کر بے شرمی کے مناظر کھلے عام دکھائی دیں گے۔

قیامت کی نشانیوں میں جہاں گانا بجانا ہے اس کے تعلق سے حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے مجھے ڈھول اور بانسری توڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کے برخلاف آج دیکھا جارہا ہے مسلمانوں کے گھرانے میں جتنا شور شرابہ ہوتا ہے کہیں اور دکھائی نہیں دیتا۔ شادی بیاہ و دیگر تقاریب میں گانے بجانے پر اور دوسری غیر شرعی رسوم میں بے دریغ رقم خرچ کی جاتی ہے۔ اللہ کے نام پر کوئی فقیر گھر پر آواز دیتا ہے تو روپیہ دیکر یا معاف کرو بھائی کہہ کر چلا دیتے ہیں۔ اس کے برخلاف شادی کی برات میں گانوں کی دھنوں پر کم سے کم ۱۰ روپئے کی نوٹ کو اڑاتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ یہ گنہگار آنکھوں نے ۱۰ روپئے کی ایک مکمل گڈی کو باجے والوں پر لٹاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس پر بھی ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم غلامانِ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اسلام کے شیدائی ہیں شریعت کے پابند ہیں۔ دین حق کے علمبردار ہیں کرہ ارض پر اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ قوم ہیں۔

آج ہر گھر سینما ہال بنے ہوئے ہیں، ٹی وی پر سینما کا دیکھنا زندگی کا نصب العین ہو گیا ہے ایسے پروگرام پیش ہوتے ہیں جو اسلامی مزاج کے عین خلاف، جس سے ادب و احترام نہیں بلکہ شرم وحیا بھی ختم ہو جاتی ہے۔ E.T.V اردو پروگرام ہے اس پر روزانہ حج، تلاوت قرآن، مذہبی و دینی احکام پر مبنی پروگرام ٹیلی کاسٹ ہوتے ہیں لیکن کتنے گھر ہیں جو اس پروگرام سے استفادہ کرتے ہیں۔ مسلم

گھرانوں میں رات دیر گئے تک T.V کھلے رہتے ہیں اور پروگراموں کو دیکھا جاتا ہے۔دو ماہ قبل برطانیہ حکومت کے اربن ڈیولپمنٹ کے نمائندے ہندوستان کے مختلف شہروں کا دورہ کئے تھے۔ان کے ساتھ بعض مقامات پر ہندوستان کے مسلم آفیسرس بھی ساتھ تھے۔دوران سفر بعض مقامات پر پہنچنے سے قبل ہی یہ نمائندے نشان دہی کرتے تھے کہ یہ مسلمانوں کا علاقہ ہے۔ان کے ہمراہ جو مسلمان آفیسر تھے ان سے دریافت کرتا ہے کہ آپ پہلی مرتبہ ان مقامات کا دورہ کررہے ہیں کس طرح یہ علم ہوتا ہے کہ یہ مسلم علاقہ ہے اس پر نمائندے جواب دیتے ہیں دور سے شور شرابہ' گانے بجانے کی آوازیں سنائی دینے لگتی ہیں۔اس سے ہم اندازہ لگالیتے ہیں کہ یہ مسلم آبادی ہے ایک دور تھا مسلم کی پہچان اس کے اخلاق وکردار' عادت واطوار' رہن سہن' شجاعت وبہادری' ایمانداری اور سچائی' عبادت وریاضت سے ہوتی تھی۔اور آج مسلم کی پہچان کس طرح سے ہورہی ہے؟ اس پر غور وفکر کرنے کی ضرورت ہے۔ ہماری زندگی میں گانا بجانا شور شرابہ کس حد تک داخل ہوگیا ہے اس پر غور وفکر کرنے کی ضرورت ہے۔اس لیبل کو ہمارے ماتھے سے نکال پھینکنے کی ضرورت ہے۔ چودہ سو سال قبل حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس سے بچنے کی ہدایت دی تھی لیکن وہ عملی زندگی سے نکل کر صرف کتابوں میں رہ گئی ہے۔

گانے بجانے کی دھنوں پر ہمارے بچے ناچتے ہیں تو سرپرست خوشی ومسرّت کا اظہار کرتے ہیں۔حالانکہ یہ افسوس کا مقام ہے کہ وہ قوم جو دوسروں کو نچاتی تھی آج وہی ناچ گانے میں مگن ہے۔گانا بجانا دراصل شیطان کے ساتھیوں کا کام ہے۔سب سے پہلے نوحہ کیا اور گانا گایا شیطان نے۔اور جو اس راہ پر چلتے ہیں دراصل وہ شیطان کے پیروکار ہیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے جو گانے والی کے پاس بیٹھے' کان لگا کر دھیان سے اس سے سنے تو اللہ تعالیٰ بروز قیامت اس کے سینے میں سیسہ انڈیلے گا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے جس چیز سے منع کیا ہے اس سے دور رہنا ہی ایمان کا تقاضہ ہے۔جبکہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے گانے بجانے اور گانے بجانے کی تقاریب سے دور رہنے کی تاکید فرمائی ہے تو ہمیں اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ورنہ وہ عمل جو خلاف حکم رسول اللہ ﷺ ہے وہ خسران کا ذریعہ بنتا ہے

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ ہم سب کو خلاف حکم اللہ تبارک وتعالیٰ وخاتمین پاک کے عمل سے بچائے رکھ (آمین)

حضرت بندگیمیاں سید محمود سیدنجی خاتم المرشدین ارشاد فرماتے ہیں ایمان کا دار و مدار حضرت مہدی موعودؑ کے فرمان اور تمام مدعائے حضرت مہدی موعودؑ پر ہے۔ حسب ونسب پر دین وایمان نہیں۔ عمل صالح پر گامزن ہونے کی تاکید فرمائی

Pure Silk Sarees, Salwar, Suits, Antique Ghagra, Khada Dupatta, Wark Sarees and Sharara

دولت

Daulat®

WEDDING SUITS & SAREES

S. No. 21-1-1126, Pathergatti, Hyd

Ph. (S) 24578186 - 24525303

فیشن کی دنیا ہو کہ شادی بیاہ ہر تقریب کے لئے دیدہ زیب ساڑیاں، کھڑا ڈوپٹہ، گھاگرا، چولی اور ہمہ اقسام کی رنگین دل کو چھو لینے والی ساڑیاں

Fully Aircondittion Showroom

من پسند، جدید انداز اور رفتار زمانہ کے لحاظ سے دلکش سوٹس، ساریز و دیگر بے مثال خصوصی اسٹاک کا منفرد شوروم

Prop: Haji Abdul Kareem

حضرت بندگی میاں شاہ قاسم مجتہد گروہؒ ارشاد فرماتے ہیں جہاں بھی رہو مرد بن کر رہو
مقصود خدا اور طلب خدا کو پیش نظر رکھو، شریعت وطریقت کے حدود کی نگہبانی کرو

آپ کی پسند کے مطابق، بچوں اور بڑوں کی شخصیت کے لئے
دیدہ زیب اور بہ وقار ملبوسات کا ذخیرہ

PAKEEZA AANCHAL پاکیزہ آنچل
Womens, Girls & Kids Wear

روبرو پلر نمبر 30، مہدی پٹنم　Pillar No. 30, Mian Road, Mehdipatnam
Phone 040-23518186 ,　Cell 9949426506

دیدہ زیب، آنکھوں کو چکا چوند کر دینے والا لیٹسٹ اسٹاک آچکا ہے
کھڑا دوپٹہ، گھاگرا، شرارہ، پیور سلک ساریز، ورک ساریز، انارکلی،
ریڈیمیڈ سوٹس، ڈریس میٹریل اور **Artificial Jewellery**

شادی بیاہ ودیگر تقاریب کے لئے دلہنوں،
دوشیزاؤں، معزز خواتین اور بچوں کے لئے

لڑکے اور لڑکیوں کے لئے
باباسوٹس، فراک، جینس پینٹ شرٹ، شرٹ شلوار، گھاگرا، کرتا پائجامہ، شیروانی

جدید اور فیشن ایبل کلکشن

Fixed Rate Shoppe

A Unit of **Daulat Wedding Suits and Sarees**
(Pathergatty) Hyd.

جناب اجمل یحییٰ زئی صاحب

فرمان مہدی موعودؑ

بندہ شریعت محمد بیان می کند

بندہ شریعت محمدی بیان کرتا ہے

حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی بعثت کا اعتقاد رکھنا ہر مسلمان پر لازم وفرض ہے۔ یہ ثابت بھی ہے کہ بعثت مہدیؑ ضروریات دین سے ہے۔ مہدی موعود دافع ہلاکت اُمت محمدیہ ہیں، خلیفۃ اللہ ہیں۔ آپ کا انکار رسول اللہ ﷺ کا انکار ہے خدا کا انکار ہے۔ آپؑ کے ارشادات فرامین کہلاتے ہیں۔ یہ فرامین حقوق اللہ، عشق ورویت اللہ کے ساتھ ذات اقدس محمد ﷺ سے متعلق بھی ہیں۔ قوم اور اصحاب مہدی موعودؑ سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ یہ احکامات اور تعلیمات بھی ہیں۔ آپ کے فرامین دراصل اسلام کی روح کو پیش کرتے ہیں۔

ہمارا ایمان ہے کہ آپ جو بھی فرماتے ہیں اللہ کے حکم سے فرماتے ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے آپ کے تعلق سے ارشاد فرمایا۔ **المهدی منی یقفو اثری و لا یخطی** یعنی مہدی مجھ سے ہیں میرے نقش قدم پر چلیں گے اور خطا نہ کریں گے۔ سورہ حشر کی آیت (7) میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے تعلق سے ارشاد ہوا ہے (ترجمہ) اور رسول تم کو جو کچھ دیا کریں وہ لے لیا کرو اور جن باتوں سے وہ روک دیا کریں تو ان سے رک جایا کرو اور اللہ سے ڈرو۔ قرآن حکم دیتا ہے رسول اللہ ﷺ جو دیں وہ لے لیا کرو اور رسول اللہ نے فرمایا مہدی مجھ سے اور میرے ہی نقش پر چلیں گے اور خطا نہیں کریں گے۔ اس سے حضرت مہدی موعودؑ کے اخلاق وکردار کی بلندی معلوم ہوتی ہے۔ جب ہی تو آپؑ نے ارشاد فرمایا ہے ''بندہ شریعت محمدی بیان کرتا ہے''

حضرت مہدی موعودؑ کی ساری زندگی کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ آپ کتاب اللہ اور اتباع رسول اللہ ﷺ میں ساری زندگی بسر کی اور شریعت محمدی کی پاسداری کی تعلیم دی۔ علماء کے دریافت کرنے پر کہ آپ کا مذہب کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ''مذہب ما کتاب اللہ و اتباع رسول اللہؐ'' ایک موقع پر آپؑ نے ارشاد فرمایا اگر کوئی ہمارے دعوے مہدیت کی صداقت معلوم کرنا چاہتا ہے تو اس کو چاہیئے کہ کلام اللہ اور اتباع رسول اللہ کے معیار پر ہمارے احوال، اعمال اور اقوال میں جستجو کرے اور سمجھے۔ جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورہ یوسف آیت (108) میں فرمایا ہے ترجمہ: ''کہو (اے محمد) یہ میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بصیرت پر بلاتا ہوں اور وہ (مہدی) بھی بلائے گا جو میرا تابع (تام) ہے سبحان اللہ میں مشرکوں سے نہیں ہوں'' حضرت مہدی موعودؑ کی دعوت اور بیان کا محور ومرکز شریعت محمدی ہی رہا ہے جس میں طریقت بھی پوشیدہ ہے جیسا کہ امامنا علیہ السلام نے فرمایا ہے شریعت بعد از فنائے بشریت''

حضرت مہدی موعودؑ جس مقام سے گزرے یا وہاں قیام کیا شریعت محمدی کا ہی بیان کیا اور شریعت پر سختی سے کاربند ہونے کی تعلیم دی۔ خلاف شریعت کوئی عمل برداشت نہیں کرتے تھے۔ ایک مرتبہ دائرہ کے ایک صحابی پہلی رکعت کے بعد نماز میں شریک ہوئے۔ امام کے پہلے سلام پر اٹھ کھڑے ہوئے دوسرے سلام کا انتظار نہیں

کئے۔حضرت مہدی موعودؑ نے بعدادائی نماز دریافت کیا کہ دوسرے سلام کا انتظار کئے بغیر کیوں کھڑے ہوگئے ۔وہ صحابی نے جواب دیا کہ مجھے کشف سے معلوم ہوگیا تھا امام پر سجدہ سہو نہیں ہے۔اس لئے میں پہلے سلام پر ہی کھڑا ہوگیا۔حضرت مہدی موعودؑ نے شریعت کی پاسداری کرتے ہوئے ارشادفرمایا کہ ایسے کشف پر خاک پڑے جس میں شریعت کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔اس طرح درس وتدریس میں شریعت محمدی کا پاس ولحاظ رکھنے کی ہدایت فرماتے تھے۔مہدوی دائرے دراصل شریعت محمدی کے جیتے جاگتے نمونے تھے۔عالیت پر ہی عمل ہوتا تھا،رخصت کی طرف رخ نہیں ہوتا تھا۔

حضرت سیدعلی برتر صاحب نے اپنے مضمون ''دعوت توحید خالص'' میں تحریر کیا ہے کہ ''مذہب ما کتاب اللہ واتباع رسول اللہ'' کہنے والے ہمارے امام نے بھی شریعت محمدی کا دامن نہیں چھوڑا۔طریقت،معرفت کی تعلیم میں بھی آداب شریعت کی پابندی کولازم قرار دیا۔شریعت کی اہمیت اور لازم پابندی کے سلسلے میں حضور مہدی علیہ السلام کا یہ واقعہ جوتوضیحات نقلیات بندگی میاں عبدالرشید سے لیا گیا ہے ہم کوایک نئی روشنی دیتا ہے۔

''اولیاءپیشین کی نسبت امامنا علیہ السلام نے فرمایا ہمارے بھائی نزدیک کا راستہ چھوڑ کر چکر کے راستے سے چلے اور مقصود کوحاصل کیا کیونکہ وہ طلب میں سچے تھے اور مقصود خدا تھا۔صحابہ نے عرض کیا میرانجی نزدیک کا راستہ کونسا ہے اور گردش کا راستہ کونسا۔حضرت نے فرمایا راہ خدا میں بےاختیار کیوں نہ ہوئے کہ شریعت محمدی کے موافق یہی راستہ نزدیک تر تھا۔انہوں نے اپنے اختیار سے تمام عمر کے روزے کیوں رکھے مباح اور حلال چیزوں کو کیوں چھوڑ دیا۔سالہا سال کنوؤں میں سرنگوں کیوں لٹکے اور بارہ سال کی قید لگا کر روزے کیوں رکھے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے یہ احکام نہیں فرمائے ہیں''(سفینۂ فکرونظر صفحہ 56-57)

کامیابی،سرخروئی،انعام شریعت محمدی کی اتباع وعمل میں ہے۔ہمارے اسلاف شریعت محمدی پر مکمل عمل پیرا تھے۔جوسب سے زیادہ عبادت گزار تقویٰ شعار ہوتا اس کو مہدوی کہتے تھے۔یہ ہماری تاریخ کے اوراق تھے۔ چندلوگ دائرے کی خصوصیات اور شہرت کوسن کر دائرے میں آتے ہیں اور حسب طور وطریقہ یہ لوگ بھی نماز اور ذکراللہ میں مصروف رہتے ہیں لیکن اطمینان حاصل نہیں ہوتا یہ کشف وکرامات کے منتظر تھے۔جب دیکھے کہ یہاں صرف قال اللہ ورسول اللہ ہے اور کچھ کشف وکرامت نہیں ہے تو دائرہ سے واپس ہوتے ہیں۔حضرت مہدی موعودؑ کواس کی خبر ہوتی ہے،آپؑ انہیں بلاتے ہیں،دریافت کرنے پر وہ جواب دیتے ہیں کہ دائرہ کی کافی شہرت سنی تھی لیکن ہمیں یہاں مایوسی ہوئی،کوئی کشف وکرامات کا یہاں ظہور نہیں ہوا۔مہدی موعودؑ فرماتے ہیں یہ سچ ہے کہ کشف وکرامات کا یہاں ظہور نہیں ہوا لیکن یہ بتلائیے کہ بندہ سے یا بندہ کے اصحاب سے یہاں پر کوئی خلاف شریعت عمل ہوتا ہوا آپ نے دیکھا ہے۔انہوں نے کہا ہم نے نہیں دیکھا۔اس پر مہدی موعودؑ فرماتے ہیں اس سے بڑا کشف وکرامات کیا ہوگی۔اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ کامیابی اطاعت میں یعنی شریعت محمدی کی اتباع میں ہی ہے۔اسی لئے خلیفۃ اللہ دائرہ میں شریعت محمدی کا ہی بیان کرتے تھے تاکہ اس دنیا میں ہر بشر کا آنا چیز ہو کیونکہ آپ دافع ہلاکت امت محمدیہ ہیں۔اس فرمان سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ آپ نے کوئی نیا مذہب بیان نہیں کیا بلکہ شریعت کے ساتھ ولایت کی تعلیم کو ہی عام تام بیان فرمایا جس پر آپ مامور تھے۔

جناب سید اسمٰعیل ذبیح اللہ صاحب ذبیح

عشق آلِ رسول ﷺ تکمیل ایمان کا جز

قَالَ اللّٰہ تعالی فی القران المجید والفرقان الحمید بِسم اللّٰہ الرحمن الرحیم. اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِوَاَعَدَّلَہُمۡ عَذَابًامُّہِیۡنًا (سورۃ احزاب آیت نمبر 57)

وَالَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ رَسُوۡلَ اللّٰہِ لَہُمۡ عَذَاب اَلِیۡم (سورۃ توبہ آیت نمبر 61)

ساری تعریفیں خدائے برتر کے لئے ہی سزاوار ہیں جس کے قبضے وقدرت میں تمام عالموں کا نظام ہے۔اسی کے ایک کن سے تمام عالموں کی تخلیق عمل میں آئی ہے۔وہی عبادت کے لائق ہے۔اسی کا نام تھا جب دنیا میں کچھ نہیں تھا اوراسی کا نام باقی رہے گا جب دنیا میں کچھ بھی نہیں رہے گا۔درودوسلام حضور پرنورفخرموجودات،وجہہ تخلیق کائنات امام الانبیا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ وعلیہ السلام خاتم النبین اور آپ کی آل پراور حضورامامنا مہدی موعود علیہ السلام اورآپ علیہ السلام کیا آل واولاد پر درد و وسلام ۔

تحریر کے آغاز پر میں نے کلام الٰہی کی آیتیں پیش کی ہیں۔اللہ تعالی اپنے اس کلام میں ارشادفرماتے ہیں ''بیشک جوایذادیتے ہیں اللہ اوراس کے رسول کواللہ کی لعنت ہےان پردنیا اورآخرت میں۔اوراللہ نے ان کے لئے عذاب تیارکررہاہے۔اورایک آیت کریمہ میں ارشادباری تعالی ہورہاہے کہ''جولوگ اللہ کے رسول کوایذادیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے''۔قارئین حضرات شہدائے کربلا کی یادمیں محفل سجانا،اہل بیت اطہار کی یاد سے دلوں کومنورکرنا،محبت الِ رسول بیان کرنا،خودکوسچااورپکاعاشق الِ رسول پیش کرنا یقیناً رب ذوالجلال اورحبیب کبریاؐ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔قسم ہے پروردگار عالم کی اس وقت تک ہماراایمان مکمل نہیں ہے جب تک ہم اپنے دلوں اورذہنوں کورسول اللہؐ اورآل رسول اللہ ﷺ کی محبت سے منورنہیں کرلیتے۔کائنات میں ایسی کون سی ہستی ہے جس کودیکھنا اللہ کے رسولؐ نے عبادت قراردیاہے،کون سے ایسی ہستی ہے جوسرکاردوعالمؐ کادل اورروح ہیں اوردنیامیں کون سی ایسی ہستیاں ہیں جن کے متعلق سروردوعالم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ یہ دونوں جنت کےنوجوانوں کے سردار ہیں۔حضرات ہم نے شہادت کربلا کے واقعات کوسنااورسمجھنے کی کوشش کی۔اللہ آبادرکھےان لوگوں کوجواہل بیت اطہار پر

ڈھائی جانے والی مصیبتوں کو بیان کرنے کے لئے خاندان رسالتؐ کی یاد میں محفلیں سجاتے ہیں۔ہم مصدقین مہدی موعودعلیہ السلام ہیں۔ہم پر اس بات کی زیادہ ذمہ داری ہے کہ اہل بیت اطہار کے ساتھ جو واقعات پیش آئے ہیں انہیں ہم بیان کریں۔شہادت امام اعلی مقام سیدنا حسینؓ سنائیں امام حسینؓ کی شجاعت اور بہادری، صبر واستقامت کو اپنی نوجوان نسلوں تک پہنچائیں۔ہم پر یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ ابن ابی طالبؓ کے ساتھ کی جانے والی سازشوں کو بیان کریں۔بی بی فاطمہ سیدہ طاہرہ سلام اللہ علیہ کو پہنچائی جانے والی ایذاء سے ہماری نسلوں کو واقف کروائیں۔حضرات مولا علی کرم اللہ وجہہ، جگر گوشہ رسول بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہ، اور سیدنا حسنؓ اور سیدنا حسینؓ کا تذکرہ کرنا شیعیت نہیں ہے۔ یاد رکھو حسینؓ کا غم منانا، آپ علیہ السلام کی شہادت پر رونا، آنسو بہانا سنت رسول مقبولﷺ ہے۔کیونکہ جب جبرئیل امین نے سرکاردو عالمﷺ کو سیدنا حسینؓ کے خون آلود کپڑے دیکھائے اور کربلا کی وہ مٹی بھی دیکھائی جس پر حسینؓ کا مبارک خون گرا۔تب سرور کونینﷺ نے بھی غم حسینؓ میں آنسو بہائے ہیں۔اہل ظرف ہی اہل بیت اطہار کے تذکروں سے اپنے دلوں کو اور ذہنوں کو آباد رکھتے ہیں۔سورۃ شوریٰ کی آیت نمبر 23 میں رب ذوالجلال نے حکم دیا'' بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ لَّآ اَسْــَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی'' ۔رسول اللہﷺ کے قریبوں سے مودت کرو محبت کرو،ان کی تعظیم کرو ان کی تکریم کرو۔صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دربار رسالتﷺ میں عرض کیا یارسول اللہﷺ ہمیں فرمادیا جائے کہ آپ کے وہ کون قریبی جن کی محبت اور مودت ہم پر واجب کردی گئی ہے۔امام الانبیاء نے ارشاد فرمایا۔ علی وفاطمہ والحسن والحسین وابناءھما۔یعنی علیؓ فاطمہ سلام اللہ علیہ، حسنؓ اور حسینؓ اور ان کے بیٹے۔صحابہ کرام کی محفل میں اس بات کا اعلان کیا جارہا ہے کہ علی فاطمہ حسن اور حسین اور ان کے بیٹوں سے محبت کرو اور مودت کرو۔سیدنا علیؓ کون یہ وہی علی کرم اللہ وجہہ ہیں جنھوں نے سب سے پہلے دعوت حق پر لبیک کہا، کم سن مردوں میں ایمان لانے والی کائنات کی پہلی ہستی۔یہ وہی علیؓ ہیں جو بدر میں بھی موجود، احد میں بھی موجود، خیبر میں بھی موجود، خندق میں بھی موجود رہے۔یہ وہی علیؓ ہیں جس کو دیکھ کر سرکاردو عالمﷺ نے فرمایا جس طرح موسی کے لئے ہارون ہیں ویسے ہی میرے لئے علیؓ ہیں۔مگر کے میں خاتم النبین ہوں۔یہ وہی علی علیہ السلام ہیں جو پرچم حق لئے میدان میں اتر جاتے تو دشمن کا شیرازہ بکھیر کر رکھ دیتے۔یہ وہی علی علیہ السلام ہیں جس کے متعلق سرکاردو عالمﷺ نے فرمایا'' میں علم کا شہر ہوں تو علی اس کا دروازہ ہیں''۔یہ

وہی علیؑ ہیں جس کے متعلق خلفائے راشدین رضوان اللہ اجمعین نے کہا کہ ''اگر علیؑ نہ ہوتے تو ہم ہلاک ہوجاتے''۔ فاطمہ سیدہ طاہرہ سلام اللہ الہیہ ہیں جنھیں خاتون جنت کہا گیا اور جن کا نکاح مولائے کائنات سے آسمانوں میں ہوا' چالیس ہزار سے زائد افضل ملائکہ جس کے بارتی تھے۔ اور شان فاطمہ تو دیکھو خطبہ نکاح جبرئیل امینؑ نے پڑھایا اور ولی خود پروردگار عالم ہے۔ یہ وہی فاطمہ سلام اللہ الہیہ ہیں جس کے لئے رب کعبہ نے جنت سے کپڑوں کا جوڑا بھیجا تھا۔ حسنین کریمین علیہ السلام کون یہ وہی حسن اور حسین ہیں جن کے ساتھ جبرئیل امینؑ کھیلا کرتے تھے۔ جن کے نام جنت کے ناموں میں سے ایک ہیں۔ کائنات میں اس سے پہلے کسی کا نام حسن اور حسین نہیں تھا اور یہ نام پروردگار عالم نے منتخب کئے۔ یہ وہی حسنین کریمین ہیں جنھوں نے آغوش رسالت ﷺ میں پرورش پائی ہے۔ یہ وہی حسنین کریمین علیہ السلام ہیں جس کے درزی جبرئیل امیں ہیں اور شہزادوں کے لئے جنت سے عید کے جوڑے لے کر آتے ہیں۔ یہ وہی حسنین کریمین ہیں جو پشت رسالت ﷺ پر سوار ہوجاتے تو سرورکونین ﷺ اپنا سجدہ طویل کردیتے' یہ وہی حسن اور حسین علیہ السلام ہیں جنھیں حالت سفر میں آگر پیاس ستاتی تو سرور دوعالم ﷺ اپنی زبان مبارک سے ان کی پاس بجھاتے' جن کے ماتھے' جن کے ہونٹوں اور جن کی زبانوں کو سرورکونین ﷺ سے بوسے دیا کرتے تھے۔ مگر ہائے بغض اہل بیت اطہار سرکار دوعالم ﷺ کے لخت جگر' جو فاطمہ کے لال' مولائے کائنات علی المرتضیٰ کے جانشین کو کربلا میں بھوکا پیاسہ شہید کیا گیا۔ خاندان رسالت کو میدان کربلا میں وہ اذیتیں دی گئیں جس کو سن کر انسانیت بھی شرمسار ہوجائیگی۔ صبح قیامت تک ان سارے لوگوں پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے جو کربلاء کے میدان میں خاندان رسالت ﷺ کے مقابل کھڑے ہوئے تھے۔ حضرات آیت تطہیر کے نزول میں باری تعالی ارشاد فرماتے ہیں ''اے نبی کے گھر والو اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر آلودگی کو دور کر کے تمہیں خوب پاکیزہ کردے۔ آیت کے نزول پر امام الانبیاء نے آواز لگائی علی اؤ' فاطمہ اؤ' حسن اور حسین کو بھی ساتھ لاؤ۔ کیا خوب نظارہ ہے اپنی کالی کملی میں سرور دوعالمؐ اپنے گھر والوں کو سمیٹ لیتے ہیں اور پروردگار عالم سے فرماتے ہیں ''اے اللہ یہ میری اہلیت ہے تو ان سے ہر آلودگی کو دور فرما کر خوب پاکیزہ فرمادئے۔ اس واقعہ کے متعلق احادیث کی کتابوں میں آتا ہے کہ یہ ام سلمہؓ کے گھر میں پیش آنے والا واقعہ ہے جہاں پر بزم نور سجی ہے۔ پھر وہ وقت بھی آیا جب آیت مباہلہ نازل ہوئی اور عیسائی پادریوں کو مباہلہ کی دعوت دیکر سرورکونین ﷺ اپنے گھر والوں کے ساتھ جلوہ افروز ہوئی اُس وقت بھی

آپ ﷺ کے ساتھ گھر والے کون تھے۔علی علیہ السلام' بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہ' حسنین کریمین علیہ السلام ہی تھے۔عیسائی پادریوں کے ساتھ سارے عرب نے بھی یہ منظر دیکھا۔اللہ تعالی نے اپنے حبیب ﷺ کے ذریعہ نہ صرف عرب بلکہ ساری دنیا کو اس بات کا پیغام پہنچادیا کہ خاتم النبین کے گھر والے کوئی اور نہیں بلکہ علی ابن ابی طالت علیہ السلام' جگر گوشہ رسول سیدہ طاہرہ فاطمہ سلام اللہ علیہ' حسن اور حسین علیہ السلام اور ان کی نسل ہی خاندان رسالتؐ ہے۔احادیث کی مستند کتابوں میں یہ بھی حدیث موجود ہے کہ حضرت ابوہرۃؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ وعلیہ السلام نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم' بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہ اور حسن اور حسین علیہ السلام کو دیکھ کر فرمایا''ہماری اس سے لڑائی ہے جو ان سے لڑے گا اور اُس سے صلح ہے جو ان سے صلح کریگا''۔اور آپ ﷺ سے جب پوچھا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کو اہل بیت میں کس کے ساتھ زیادہ محبت ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا حسن اور حسین سے اور پھر فرمایا جو ان سے محبت رکھے گا ہم اس سے محبت رکھیں گے جو ان سے بغض رکھے گا ہم اُس سے عدوات رکھیں گے۔حضرات ان روایتوں کو پڑھنے اور سننے کے بعد میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا علی علیہ السلام' فاطمہ سلام اللہ علیہ' امام حسن اور امام حسین سے بغض کیا اللہ اور رسول اللہ کی نافرمانی نہیں ہے۔کیا رسول کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی نہیں ہے۔کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ بھی فرمایا اور جو کچھ بھی ہدایتیں دیں' جو کچھ بھی تلقین کی وہ حکم الہی رہا ہے۔اس کے باوجود حیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ جگر گوشہ رسول سیدہ طاہرہ فاطمۃ الزہرہ سلام اللہ علیہ کو پریشان کیا گیا' مولائے کائنات سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام پر زہریلی خنجر سے حملہ کیا گیا' سیدنا حسن کو زہر دیا گیا اور پھر کربلا کا واقعہ پیش آیا جس میں خاندان رسالت ﷺ کو بھوکا پیاسہ تڑپا کر نیزوں' تیروں' تلواروں سے شہید کر دیا گیا۔کربلاء معلیٰ میں جس طرح کے واقعات پیش آئے ہیں ماہ محرم میں ہونے والے جلسہ ہائے کربلا میں آپ نے سماعت کیا اور واقعات کربلا پر علمائے دین مہدی کے بصیرت افروز خطابات سے بھی محضوظ ہوئے مگر میں یہاں یہ ضرور پوچھوں گا کہ خاندان رسالت ﷺ کے ساتھ یہ دردناک سلوک کرنے والے آخر کون تھے۔کیا ان کا شمار صحابہ رسول ﷺ میں نہیں تھا۔یا پھر کسی نے کسی صحابی رسول ﷺ سے ان کا تعلق یا رشتہ نہیں تھا۔یقیناً تھا۔مگر ال بنو ہاشم سے حسد اور بغض اہل بیت میں یہ بھول گئے کہ نصِ قرآن اور احادیث مبارکہ سے ان کی اس حرکت کے لئے لعنت کا جواز موجود ہے۔یزید پلید کی بیعت سے انکار کرتے ہوئے امام اعلی مقام نے نہ صرف دین محمدی

کی حفاظت کی بلکہ کربلا معلیٰ میں اپنے سارے خاندان کے ساتھ جام شہادت نوش فرما کر دنیا کو یہ بتا دیا کہ تعداد کتنی بھی ہو اگر راہ حق میں جان جاتی ہے تو چلی جائے مگر حق کا ساتھ نہ چھوڑیں' ظالم کے آگے نہ جھکیں۔ آپ کیا سمجھتے ہیں اگر امام اعلی مقام سیدنا حسین علیہ السلام کربلا میں رب کائنات سے فریاد کرتے ہوئے تو کیا مصلح فرشتوں کا لشکر زمین پر نہیں اترتا' کیا معصوم علی اصغر علیہ السلام کی ایڑیوں کی رگڑ سے سینکڑوں چشمہ پھوٹ نہیں پڑتے یقیناً ایسا ہوتا اور ایسے پانی کے چشمے پھوٹتے کہ دنیا اس میں غرق ہو جاتی' مگر امام حسین علیہ السلام نے صرف اپنا نانا ﷺ کے دین کو بچانے' شریعت محمدی کو بچانے کے لئے یزیدیوں سے اپنی آخری سانس تک مقابلہ کیا اور میرا یقین ہے اور میرا یہ ایمان بھی ہے جو کوئی بھی سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام' بی بی فاطمہ سلام اللہ الہیہ' سیدنا امام حسن اور سیدنا امام حسین علیہ السلام کی شہادت میں ملوث' جو کوئی بھی اس سازش کا حصہ ہے اس کے لئے اللہ تعالی کا عذاب تیار ہے۔ اور وہ ان تمام کو جہنم کی آگ ہی نصیب ہو گی کیونکہ اہل بیت اطہار کو ایذا دینا گویا رسول اللہ ﷺ کو ایذا دینا ہے اور رسول اللہ ﷺ کو ایذا پہنچانا رب ذوالجلال کو اذیت پہنچانے کے مترادف ہے ''بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو اللہ کی لعنت ہے ان پر دنیا اور آخرت میں۔ اور اللہ نے ان کے لئے عذاب تیار کر رہا ہے۔ اور ''جو لوگ اللہ کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے''۔ جگر گوشہ رسول' مولا علی' حسنین کریمین اور آل نبی ﷺ کو تکلیف پہنچانے' اذیت دینے' انہیں شہید کرنے والوں کے متعلق میرا یہ یقین اور ایمان ہے کہ وہ قطعی جہنمی ہیں۔ ان کی نمازیں' عبادتیں' صدقہ اور خیرات سب رائیگاں جانے والی ہیں۔ اللہ تعالی نے ان کے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ اسی کے مستحق ہیں۔ ہم مہدویوں پر یہ ذمہ داری زیادہ ہے کہ ہم آل رسول مقبول ﷺ پر ڈھائے جانے والی مظالم کو بیان کریں' سرکاری دو عالم ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد خاندان رسالتؑ کے ساتھ جو سلوک کیا گیا' اس کی تفصیلات سے ہمارے نونہالوں کو واقف کروائیں۔ اللہ ہم سب کے دلوں میں اہل بیت اطہار سے محبت اور مودت کرنے والا بنائے۔ امین یارب العالمین۔

انشاءاللہ تعالیٰ ماہ ستمبر 2025ء کا شمارہ ''میلاد النبی ﷺ'' نمبر ہوگا۔ علمائے کرام اور اہل قلم سے مضامین روانہ کرنے کی گزارش کی جاتی ہے

یوم شہادت حسینؑ دراصل ایک طرف حق وصداقت پر قربان ہونے کا
دین ہے تو دوسری طرف انسانی عظمت کے اعتراف کا دن ہے۔
اسلام کی فتح کا دن ہے اور حق کی فتح کا دن ہے

دیدہ زیب، بہترین ڈیزائن کے سوٹس وساریز ہمہ کلر میں
A house of Dyed & Fancy Sarees

ثناء فیبرکس
Sana Fabrics TM

Whole Sale Saree Dealer
ہول سیل ساڑیوں کا مرکز

S. No. 21-1-637/16 to 19, Ist & 2nd Floor,
God Gift Market, Rikabgunj, Hyderabad

Ph. No. 040-24414189
e-mail:sanafabrics@gmail.com

جناب محمد آصف عرفان صاحب

شہادتِ حسینؓ

جب ہم واقعۂ کربلا کو دیکھتے ہیں تو ہمیں قربانی کی تمام اقسام یکجا نظر آتی ہیں۔تخلیق کائنات سے لے کر آج تک کی تاریخ کو اگر بغور جائزہ لیا جائے تو بہت سے واقعات سامنے آتے ہیں۔لیکن جس طرح سرزمین کربلا میں امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت نہ صرف تنہا آپ کی شہادت تھی بلکہ اپنے اہل وعیال اور اپنے جان نثاروں کے ساتھ ہوئی ہے اس طرح کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی۔آپؓ کی ولادت سے لے کر شہادت تک کے واقعات کو پڑھ کر انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے سب سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ کے بچپن کے حالات کو احادیث کی روشنی میں دیکھیں،حضرت ابی رافعؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت امام حسن وحضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو رسول کریم ﷺ نے خود ان دونوں کے کانوں میں اذان دی۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خود امام حسن اور امام حسین کی طرف سے عقیقے میں دنبے ذبح کئے۔حضرت مفضلؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حسن اور حسین کے ناموں کو حجاب میں رکھا،یہاں تک رسول کریم ﷺ نے اپنے بیٹوں کا نام حسن اور حسین رکھا،اس سے پہلے دنیا میں کسی کا نام حسن وحسین نہیں تھا۔حضرت یحییٰ بن ابی کثیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے پاس سے رسول کریم ﷺ گذرے تو امام حسین رو رہے تھے،تو رسول کریم ﷺ نے کہا کہ بیٹی فاطمہؓ نہیں مت رونے دینا ان کے رونے سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے تو حضرت امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کی پشت پر سوار ہو گئے تو لوگوں نے ان کو منع کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ان کو چھوڑ دو،ان پر میرے ماں باپ قربان ہیں۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما سے محبت کی تو اس نے مجھ سے محبت کی۔حسین میری نسلوں میں سے ایک ہے۔سیدنا حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے جبرائیلؑ نے خبر دی ہے کہ اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار

ہیں۔سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت علی و فاطمہ و حسن و حسین رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا اور فرمایا جس نے تم سے جنگ کی اس نے مجھ سے جنگ کی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شہید کربلا امام حسینؓ رسول کریم ﷺ کے محبوب نواسے تھے اور آپ ﷺ اس معرکہ عظیم کے دن کے لئے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی خود تربیت بھی فرماتے تھے اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں صراحتہ فرماتے تھے کہ میرے اس بیٹے کو میری امت کے اوباش حاکم شہید کریں گے۔ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا مجھے جبرئیل امین نے (عالم بیداری میں) بتایا کہ میرا یہ بیٹا حسین عراق کی سرزمین میں قتل کر دیا جائے گا۔میں نے کہا جبرئیل مجھے اس زمین کی مٹی لا کر دکھا دو جہاں حسینؓ کو قتل کر دیا جائے گا پس جبرئیل گئے اور مٹی لا کر دکھا دی کہ یہ اس کے مقتل کی مٹی ہے۔

اور فرمایا: اے ام سلمہؓ جب یہ مٹی خون میں تبدیل ہو جائے تو یقین کر لینا کہ میرا لخت جگر شہید کر دیا گیا۔رسول کریم ﷺ نے تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی وفات کی جگہ بھی بیان فرما دی تھی۔اس دین محمد ﷺ کو بچانے کے لئے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنا تن من دھن، اپنا وطن، اولاد، مال، دولت ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے تیار ہو گئے اور پھر وہ وقت بھی آ گیا کہ جب تاریخ عالم نے دیکھا کہ ایک طرف ہزاروں لوگ جو بظاہر مسلمان تھے اپنے محبوب نبی ﷺ کے محبوب نواسے کو بھوکا اور پیاسا دیکھتے خوشی محسوس کر رہے تھے۔لیکن امام حسین رضی اللہ عنہ کو اور ان کے جان نثاروں کو پانی کا ایک گھونٹ پلانا ان کی نظر میں بڑا جرم تھا۔لیکن تاریخ عالم نے دیکھا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اس مقام پر بھی رضا کا دامن نہیں چھوڑا اور جابر و ظالم کے سامنے اپنی گردن نہ جھکائی۔اب وہ آخری مرحلہ مقام رضا بھی آ پہنچا، جب حضرت امام عالی مقام کے سامنے آپ کے جان نثاروں کو ایک ایک کر کے شہید کیا گیا اور آخر وہ گھڑی بھی آ گئی جب معصوم چھ ماہ کا شہزادہ لخت جگر علی اصغرؓ کی شہادت بھی واقع ہو گئی۔لیکن اس صبر کے پہاڑ نے اپنے نانا محمد ﷺ کے دین کو مضبوطی کے ساتھ سنبھال کر رکھا اور پھر یہ مرد مجاہد مرد غازی جس نے 72 نفوس قدسیہ کے ساتھ بالآخر خود بھی شہادت کا جام پی لیا اور اپنے نانا کے دین کے ساتھ ایسا رشتہ جوڑ کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملا جس کی مثال تاریخ عالم میں ملنا محال ہے۔محبت حسین رضی اللہ عنہ کو فقط رسمی نہ رہنے دیا جائے بلکہ اسے اپنے عمل، حال و قال میں شامل

کرلیا جائے اور اپنی زندگی کا مقصد بنایا جائے ،یعنی معلوم کیا جائے کہ یزیدی کردار کیا ہے اور حسینی کردار کیا ہے۔

یزیدی کردار یہ ہے کہ مسلمان بھی ہو اور اسلام سے دھوکہ بھی کیا جائے ، امانت کا دعویٰ بھی ہو اور خیانت بھی کی جائے ، نام اسلام کا لیا جائے اور آمریت بھی مسلط کی جائے ۔ اپنے سے اختلاف کرنے والوں کو کچلا جائے ۔ اسلام کے نام سے دھوکہ وفریب یزیدیت کا نام ہے ۔ بیت المال میں خیانت کرنا ، دولت کو اپنی عیش پرستی پر خرچ کرنا یزیدیت کا نام ہے ۔معصوم بچوں اور بچیوں کے مال کو ہڑپ کرنا یزدیت ہے۔مخالف کو کچلنا اور جبراً بیعت اور تائید لینا یزیدیت ہے۔آج روح حسین رضی اللہ عنہ ہم سے پکار پکار کر کہتی ہے کہ میری محبت کا دم بھرنے والو! میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ میری محبت رسمی ہے یا پھر آج تم کوئی معرکہ کربلا برپا کرتے ہو۔ میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ میری محبت میں پھر تم آج وقت کے یزیدوں کو للکارتے ہو یا نہیں، روح حسین رضی اللہ عنہ آج پھر دریائے فرات کو رنگین دیکھنا چاہتی ہے۔ آج تمہارے صبر و استقامت کا امتحان لینا چاہتی ہے کہ کون اسلام کا جھنڈا سر بلند کرتے ہوئے تن من دھن کی بازی لگاتا ہے، کون ہے جو مجھ سے حقیقی پیار کرتا ہے ۔حسینیت کا تقاضا یہ ہے کہ جہاں جہاں تمہیں یزیدیت کے کردار کا نام ونشان نظر آئے حسینی لشکر کے غلام وفرد بن کر یزیدیت کے بتوں کو پاش پاش کردو۔اس کے لئے اگر تمہیں مال، جان اور اپنی اولاد ہی کیوں نہ قربان کرنی پڑے۔

یزیدیت تباہی و بربادی کا نام ہے اور حسینیت محبت واخوت اور بہادری کا نام ہے۔ جو ظالم ہو کر مرتا ہے وہ خالق ومخلوق کی نظر میں مردود ہے، جو عادل ہو کر اپنی جان رب کریم کے حوالے کرتا ہے وہ مقبول ہو جاتا ہے۔ یہ شہادت اک سبق ہے حق پرستی کے لئے ۔اللہ رب العزت نے بھی واقعہ کربلا کو دوام بخشا اور زندہ جاوید بنادیا تا کہ تمام انسان خصوصاً اہل ایمان اس واقعہ سے سبق حاصل کرتے رہیں۔ یہی آپ کا جذبہ تھا کہ حسینیت کبھی کسی ظالم و جابر کے سامنے سرخم نہیں کرتی اور کبھی مصیبت میں نہیں گھبراتی۔

انشاءاللہ تعالیٰ 600 سالہ جشن میلا د حضرت مہدی موعودؑ کے موقع پر نور ولایت کا خصوصی شمارہ ماہ نومبر 2025ء میں شائع ہوگا۔علمائے کرام اور اہل قلم سے مضامین کی اپیل کی جاتی ہے (ادارہ)

جناب سید رضا منظور صاحب رضؔا

منقبت در شان حضرت سیدنا امام حسینؓ

جو دیوانہ ، مرے حسینؓ کا ہے
وہ یگانہ ، مرے حسینؓ کا ہے

رب کی خاطر، یہ دین کی خاطر
سر کٹانا، مرے حسینؓ کا ہے

غیر کیوں آئے گا، کہ اس دل میں
آشیانہ مرے ، حسینؓ کا ہے

اس طرح کی ، مثال کوئی نہیں
جاں لٹانا، مرے حسینؓ کا ہے

عاشقوں کے سروں پہ ، حق یہ ہے
شامیانہ مرے حسینؓ کا ہے

بے ٹھکانہ اگرچہ ، ہیں لیکن
دل ٹھکانہ ، مرے حسینؓ کا ہے

زیرِ خنجر نماز ادا کی ہے
حق ترانہ ، مرے حسینؓ کا ہے

رشتۂ عشق ، ان سے وابستہ
تانا بانا ، مرے حسینؓ کا ہے

ہے خدا ، اور رسولؐ جب ان کے
ہر خزانہ ، مرے حسینؓ کا ہے

ساتھ باطل ، کا دیں نہ ہم ہرگز
یہ نشانہ ، مرے حسینؓ کا ہے

جس نے مَنۡ کُنۡتُ ، کا دیا اعزاز
ایسا نانا مرے حسینؓ کا ہے

یہ محبت جو ، دل میں قائم ہے
دل ملانا ، مرے حسینؓ کا ہے

جس گھرانہ سے مہدیٔ موعودؑ
وہ گھرانہ ، مرے حسینؓ کا ہے

اک زمانہ رضؔا ، نہیں اُن کا
''ہر زمانہ مرے حسینؓ کا ہے

گروہ مہدویہ میں عاشورہ کے دن ہر مرد و خواتین اپنے عزیزوں، دوستوں سے بعد نماز فجر بولا چلا اللہ واسطے معاف کرواتے ہیں۔ اس عمل سے ایک دوسرے کا دل صاف ہوجاتا ہے۔ بدگمانی دور ہوجاتی ہے۔ یہ بہترین عمل ہے جس کی نظیر سوائے گروہ مہدویہ کے اور کہیں نہیں ملتی

میناز اکسکلوزیو

Meenaz
EXCLUSIVE

Wedding Suits & Sarees

21-1-1102, Pathergatti, Hyd-2
Cell 8897 3893 14 / 24501844
email: md.mustafababa@gmail.com
GST IN:36AIPPM4244FIZ4

Prop.: Mohd. Mustafa
9849151807

محبت اگر اللہ سے ہو تو رضائے الٰہی بن جاتی ہے، زندگی کا ہر لمحہ قیمتی ہوتا ہے۔ مہدوی کو چاہیئے کہ اس ہر لمحہ کی حفاظت اللہ کے ذکر سے کریں،

مجتبیٰ فیبرکس

MUJTABA FABRICS

A complete variety of
Matching Dress Material &
Fancy Dupattas

Shop No. 17,18, Jullu Khana, Mukarram
Jahi Market, Lad Bazar, Hyderabad (TS)

Cell No. 9000070293

Prop:
Mohd. Mujtaba Mehdi

مدیر

حضرت بندگی میاں سید محمود سید نجی خاتم المرشدین رضی اللہ عنہ

کائنات کی ہر شئے کو اللہ تعالیٰ نے انسان کی ضروریات کے لئے پیدا فرمایا اور اُسے اختیار دیا کہ وہ اس سے فائدہ حاصل کرے یا نہ کرے۔ انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اس دنیا میں بھیجا ان میں رسول و نبی بھی ہیں، صدیقین وشہداء بھی ہیں۔ صالحین ومتقین بھی ہیں، اولیاء اللہ بھی ہیں۔ انسان کے اختیار میں ہے کہ ان مقدس ومتبرک ہستیوں کی سیرت وتعلیمات سے واقف ہو کر اپنی زندگی کو ان کے بتلائے ہوئے طریقوں، راستوں پر چلائے۔ ہم اپنے اولیاء اللہ، بزرگوں کی سیرت وتعلیمات کو پڑھتے ہیں۔ لیکن ان کے بتلائے ہوئے راستوں پر چلنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اس طرح ہمارا پڑھنا یا واقف ہونا بے کار ہو جاتا ہے۔ دراصل اولیاء اللہ کی سیرت ایک انمول ہدایت ہوتی ہے۔ ان میں ایک حضرت بندگی میاں سید محمود سید نجی خاتم المرشدینؓ کی سیرت ہے۔ آپ فرزند ہیں حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کے اور نواسہ ہیں، خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعودؑ کے۔ حضرت مہدی موعودؑ نے اپنی صاحبزادی بی بی خونزا فاطمہؓ کے شکم سے ایک جلیل القدر فرزند ہونے کی بشارت دی۔ آپ مبشر مہدی موعود بھی ہیں۔ آپ کی ولادت کونسی تاریخ وماہ کو ہوئی اس کا علم نہ ہوسکا البتہ ۹۲۱ء میں آپ کی ولادت ہونے کا کتب میں ذکر ہے۔ حضرت شاہ خوندمیرؓ نے حرم محترم بی بی خونزا فاطمہؓ سے فرمایا خدائے تعالیٰ نے تم کو ایسا فرزند دیا ہے جو اپنے ماموں کے ہمنام ہے تو اپنے دوسرے ماموں سید اجمل کا قائم مقام ہے۔ آپ نے دائرہ میں ندا کروائی جس نے حضرت مہدی موعودؑ کو نہ دیکھا ہو وہ اس فرزند مہدی کو دیکھ لے۔ مہدی موعودؑ کی صورت پر پیدا ہوئے ہیں۔ آپ کے بچپن میں ہی فرمایا کہ سید محمود سے دین روشن ہوگا۔ اس کے اوصاف جو اس میں پیدا ہوں گے بیان نہیں کرسکتا اس لئے دوسرے اس پر رشک نہ کریں۔ اپنی زوجہ بی بی فاطمہ سے فرمایا یہ لڑکا بزرگ ہوگا۔ ریش سفید ہوگی ان کے دائرے کے گھر اور اس کے فرزند بھی مجھے دکھائے جاتے ہیں۔

آپ کی والدہ محترمہ بی بی خونزا فاطمہ کا انتقال ۷؍شعبان ۹۲۷ھ کو کھانبیل میں ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر شریف چھ سال کی تھی۔ والدہ کے انتقال کے بعد آپ کی پرورش بی بی عائشہ نے فرمائی اور شاہ

خوندمیرؓ نے بی بی سے فرمایا میاں سید محمود کو فرزند مہدی جان کر خدمت کرو۔ جنگ کھانبیل کے وقت آپ کی عمر 4 یا 5 سال کی تھی۔ آپ میاں کے گود میں سوار تھے۔ اسوقت لشکر اپنی جگہ سے نہیں بڑھ رہا تھا۔ میاں کو حیرت وتعجب ہو رہا تھا کہ آخر دشمن کا لشکر آگے کیوں نہیں بڑھ رہا ہے۔ آپ کو الہام ربانی ہوا کہ تیری گود میں جولڑ کا ہے اس کی نظر کی تاب دشمن کا لشکر نہیں لاسکتا۔ آپ نے میاں سید محمود کو گھر روانہ کرتے ہیں اس کے بعد جنگ شروع ہوتی ہے۔ میاں کی شہادت کے بعد حضرت ملک الہداد ؓ سے تمام فرزند تربیت وتلقین پاتے ہیں۔ اخبارالاسرار کے بموجب جب آپ کی عمر شریف 6 سال کی تھی تب سے آپ حضرت بندگی میاں ملک الہداد ؓ سے تربیت اور تلقین پاتے رہے تا آنکہ آپ بلوغ کو پہونچے

حضرت سیدنجی خاتم المرشدینؓ احکامات مہدی موعودؑ کی مکمل پیروی فرماتے تھے۔ آپ کبھی گوارا نہ فرماتے تھے کہ خدا اور بندہ کے درمیان کوئی دوری یا فرق آجائے۔ پیام مہدی موعودؑ کی تبلیغ فرماتے رہے۔ آپ کا بیان قران حضرت مہدی موعودؑ کے بیان قرآن کی یاد تازہ کرتا تھا۔ ایسے ایسے رموز ونکات بیان فرماتے کہ ہر قسم کے شکوک وشبہات کا ازالہ ہوجاتا تھا۔

مہدویہ دائروں کی روح بیان قرآن ہے۔ دائروں سے جو بیان قرآن ہوتا تھا وہ سیرتوں میں تبدیلی لاکر خدا کا عاشق اور مخلص بندہ بن جاتا تھا۔ حضرت سیدنجیؓ کے بیان قرآن سے دلوں کی کیفیت بدل جاتی تھی۔ قرآن پر آپ کو جو عبور حاصل تھا وہ اس واقعہ سے پتہ چلتا تھا۔ حضرت بندگی میاں شاہ نظامؓ کے بہرہ عام کے موقعہ پر حضرت بندگی میاں لاڑ شاہؓ بیان قرآن فرمارہے تھے۔ دوران بیان قرآن فرمایا میاں سید خوندمیرؓ کے فرزند گائے بیل ذبح کرنے والوں کی طرح کلمہ پڑھنے والوں کو کس دلیل سے مارتے ہیں مجھے بتلائیے۔ اس پر سیدنجیؓ نے فرمایا ہم قرآن کے حکم سے ان علماؤں کو مارتے ہیں۔ میاں لاڑ شاہؓ نے کہا وہ کونسی آیت ہے۔ اس وقت میاں عبدالملک سجاوندی عالم باللہ بھی حاضر تھے وہ بھی حیران ہو گئے۔ قرآن پر غور وخوص کرنے لگے۔ ان کے ذہن میں اس عنوان کے تحت کوئی آیت نہیں آئی۔ میاں سیدنجیؓ نے سورہ حجرات کی آیت (9) تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: اور اگر مسلمانوں میں دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان اصلاح کردو پھر اگر ان میں کا ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرتا ہے قتال کرو۔ یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع ہوجائے۔ یہ آیت سننے کے بعد میاں عبدالملک سجاوندی حضرت کی قدم بوسی

کرتے ہوئے فرمایا بندہ نے قرآن کی سیر کی لیکن اس آیت کو نہ پایا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک آپ کو عطا کیا ہے۔ آپ قرآن کے حق میں ایسے ہیں جیسے کہ پانی کے بھونرے پانی پر رہا کرتے ہیں۔

حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کی شہادت کے بعد لوگوں کا رجحان مہدویت کی طرف زیادہ ہوگیا تھا۔ لوگ مصدق ہورہے تھے۔ اس کیفیت کو دیکھ کر شیخ طاہر پٹی، قاضی یعقوب پٹی اور دوسرے علماء نے بادشاہ اکبر سے مل کر مہدویوں کی شکایت کی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ حضرت بندگی میاں عبدالرشیدؓ اور آپ کے فرزند حضرت بندگی میاں شیخ مصطفیٰ گجراتی کو قید و بند میں ڈالدیا گیا۔ دوسری طرف حضرت بندگی میاں سید محمود سیدنجی خاتم المرشدین کو مناظرہ کے لئے دربار میں آنے کا حکم جاری ہوا۔ آپ کھانبیل سے احمد آباد آئے، دربار میں ملا عبدالنبی سے مناظرہ ہوا۔ ملا نے بعثت مہدی کی حدیث کو زائد الفاظ کے ساتھ پڑھا۔ حضرت نے فرمایا حدیث کو غلط پڑھا گیا۔ صحیح حدیث آپؓ نے پڑھی۔ بادشاہ اکبر جو پس پردہ سماعت کررہا تھا فوراً پردہ ہٹا کر حضور کے سامنے آجاتا ہے اور ملا عبدالنبی سے کہتا ہے کل ہی میں نے یہ حدیث پڑھی تھی۔ سید صاحب نے جو حدیث سنائی وہ صحیح ہے۔ بادشاہ اکبر ملا پر غصہ ہوتا ہے اور آپ سے مخاطب ہوکر کہتا ہے کہ ''جاؤ جہاں کہیں جانا چاہتے ہو جاؤ'' پھر ملا سے کہتا ہے کہ تم نے جہالت کی بات کی ایسی نامعقول بحث نہ کرنا، اگر وہ سید آسمان کی طرف دیکھ کر دعا کرتا تو ہمارے لشکر پر آگ برس جاتی۔ پھر لوگوں سے مخاطب ہوکر کہا، اگر یہ ذات خود دعویٰ مہدویت کرے تو دعویٰ مہدویت کرسکتی ہے اور تحقیق کے بعد اس کے دعویٰ کو قبول بھی کیا جاسکتا ہے۔ آپ کے تبحر علمی کے آگے علماء طفل مکتب تھے۔

حضرت بندگی میاں شاہ دلاورؓ نے آپ کے تعلق سے فرمایا حضرت میراں سید محمود چشم سر سے خدا بیں ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ میاں عبدالحکیم نے سید نجیؓ سے عرض کیا میانجی جن آنکھوں سے خدا کو دیکھتے ہیں ان آنکھوں کا بوسہ لینا چاہتا ہوں۔ اجازت ملنے پر آپ چشم بوسی کا شرف پاتے ہیں اور تمام عمر ان کے لبوں سے تجلی کی لذت کا اثر زائل نہیں ہوا۔ آپؓ نے فرمایا حسب ونسب پر دین وایمان نہیں بلکہ ایمان کا دارومدار حضرت مہدی موعودؑ کے فرمان اور تمام مدعائے مہدیؑ پر ہے۔ صاحب دائرہ ہونے کے ناطے دائرہ کے فقراء کا خیال رکھتے تھے۔ ان کے خوردونوش کے ساتھ تعلیم وتربیت پر بھی سختی سے توجہ فرماتے تھے۔ ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا کہ خواہ کوئی مشرق میں مرے یا مغرب میں جو کچھ اسے دینا ہو وہ بھی بندہ کو دکھلا کردیتے ہیں۔ آپ کے مقام ومرتبہ سے واقف ہونے کے بعد حضرت سید قادن اور حضرت سید

حسین دونوں حاضر ہوتے ہیں اور کہتے ہیں جب سیدنجی جیسا چراغ روشن کرنے والا ہو تو ہم ان سے علیحدہ کس لئے رہیں۔

نقل ہے بی بی منور جو احمد آباد کے مشہور بزرگ شاہ عالم محبوب عالم کی پوتری تھیں، بندگی میاں شاہ دلاورؓ سے نکاح کی تھیں۔ ان کو ایک دختر پیدا ہوئیں۔ وہ جب جواں ہوئیں تو بی بی فرمائی، اپنی لڑکی اس شخص کو دونگی جو چشم سر سے خدا کو دیکھتا ہو۔ حضرت شاہ دلاورؓ نے جب بی بی کا یہ منشاء دیکھا تو فرمایا بی بی تم اپنی لڑکی سیدنجی کو دو کہ چشم سر سے خدا کو دیکھتے ہیں۔ یہ تھا آپ کا مقام جب کہ آپ کی عمر شریف صرف 20 سال کی تھی۔ آپ کے اخلاق و کردار اور ساتھیوں کا کتنا ادب و لحاظ رکھتے تھے اس واقعہ سے اندازہ لگا لیجئے میاں عبدالمومن آپ کی صحبت میں آئے اور کہا جو کچھ ہم کو فیض ملا وہ سب کچھ چھوڑ کر آیا ہوں یہ سن کر آپ نے فرمایا بھائی مومن یہ بندہ حضرت مہدی موعودؑ کے سلسلوں کو توڑنے نہیں آیا جو تمہاری جانب سے تھا تمہارے لئے ہے اور جو کچھ بندہ کی طرف سے پہنچے وہ بھی تمہارے لئے ہے سلسلوں کو باقی رکھتے ہوئے تربیت فرمائی۔ آج کیفیت یہ ہے کہ بزرگوں کی جانب سے جو سلسلے جاری تھے اور ہیں انہیں تبدیل کیا جارہا ہے۔ صاحب دائرہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر وقت فیاض، درگزر، عجز و انکساری اور اپنے بزرگوں کا پاس و لحاظ رکھے اور اللہ واسطے اپنے آپ کو دائرہ والوں کے لئے وقف ہو جائے۔ حضرت سیدنجیؓ کی سیرت میں ہم بخوبی دیکھ سکتے ہیں۔ آپ کی تمام زندگی قوم کیلئے وقف تھی۔

آپ نے فرمایا حسب و نسب پر دین و ایمان نہیں ابو باڑی بال کا انتقال ہوا ان کو قبر میں اتارا جارہا تھا ایک برادر نے چہرہ دیکھ کر کہا کہ ان کے چہرہ پر کیسی تجلی ہے یہ سن کر میاں امین موزن نے کہا کیوں نہ ہو ان کا حسب و نسب قوی ہے۔ حضرت خاتم المرشدین یہ سن کر فرمایا کہ بندہ کا بھی حسب نسب قوی ہے۔ والد صدیق ولایتؓ نانا خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعودؑ ماموں حضرت بندگی میاں ثانی مہدی اس کے بعد فوراً فرمایا حسب و نسب پر ایمان کا دارومدار نہیں ہے بلکہ مہدی کے فرمان اور تمام مدعائے مہدی پر اس کا مطلب یہی ہے کہ ایماں اس کے پاس ہے جو فرمان امامنا کو قبول کرتا ہوا اس پر سختی سے عمل پیرا ہو۔ آپ کے پیش نظر اس وقت حضرت مہدی موعودؑ کا یہ فرمان تھا۔ ”تصدیق بندہ عمل است با عمل مقبول بے عمل مردود“ آج ہم اپنے اپنے ایمان و عمل کا جائزہ لیں کہ ہم میں کتنا ایمان و عمل ہے؟

حضرت اپنے زمانہ ارشادی میں جب کسی کو تربیت کرتے اُس وقت حضرت بندگی میاں بھائی

مہاجرؒ یا حضرت بندگی میاں سید الہداد خلیفہ گروہ سے جس کا مشاہدہ حاضر ہوتا اسی کے نام سے تربیت کرتے۔ آپ نے اپنے فرزند حضرت بندگی میاں سید علی ستون دین اور حضرت بندگی میاں سید یوسف اور حضرت بندگی میاں سید خوندمیر بنی اسرائیل کو میاں بھائی مہاجرؒ کا سلسلہ پڑھایا۔ دوسرے فرزند حضرت بندگی میاں سید نور محمد خاتم کار اور حضرت سید میراں ستون دین کو ملک الہداد خلیفہ گروہ کا سلسلہ پڑھایا۔ حضرت مہدی موعودؑ نے یہ بشارت بھی دی تھی کہ سیدنجی خاتم المرشدین کا فیض قیامت تک جاری رہے گا۔ آپؑ یہ پیشین گوئی بھی کی تھی جب دین ہر جگہ سے اُٹھ جائے گا تو خونزا فاطمہ کے پیٹ پر قیامت تک جاری رہے گا۔

ہمارے بزرگ جہاں خدا پرست تھے وہیں اپنے دور کے بزرگوں سے ان کے روابط تھے۔ ایک دوسرے کے پاس آنا جانا تھا۔ قومی حالات پر گفتگو ہوتی اور تبلیغ دین پر گفتگو رہتی۔ جب حضرت بندگی میاں بھائی مہاجرؒ کا دائرہ دساڑہ میں تھا، حضرت سیدنجیؒ، حضرت شہاب الحقؒ کے ساتھ ہر چھ ماہ کو ایک بار حضرت بندگی میاں بھائی مہاجر کی خدمت میں حاضر ہوتے اور کچھ دن قیام کے بعد واپس ہوتے۔ دوران قیام ادب و احترام کا اس قدر خیال رکھتے کہ بھائی مہاجرؒ اگر پلنگ پر بیٹھے رہے تو یہ دونوں بھائی باوجود اصرار کے پلنگ پر نہ بیٹھ کر نیچے بیٹھ جاتے۔

مال و دولت، عیش و عشرت اور شہرت کو کون نہیں چاہتا۔ ہر کوئی اس کو قبول کرنے کے لئے، پانے کے لئے کوشش کرتا ہے۔ بادشاہ احمد نگر سلطان برہان نظام شاہ جو خلیفہ گروہ کا مرید تھا، ایک دفعہ چند گھوڑے اور بہت ساری فتوح خدمت میں روانہ کرتا ہے۔ یہ عرض بھیجتا ہے کہ سیدنجی کو میرے پاس بھیج دو، میں اپنی صاحبزادی کی شادی سیدنجی سے کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت خلیفہ گروہ نے اس کا ذکر حضرت سیدنجی سے کیا اور اجازت بھی دی کہ جا سکتے ہیں۔ قربان ہو جائیے سیدنجی کے اس کو قبول نہیں کیا اور عرض کی کہ آپ کی صحبت سے دوری ہو جاتی ہے۔ حضرت سیدنجی شہزادی سے شادی کر کے عیش و عشرت کی زندگی بسر کر سکتے تھے لیکن آپ حقیقی طالب خدا تھے۔

ہر مہدوی دائرہ کا تعلق فقر و فاقہ سے رہا۔ فاقہ کشی میں کئی ایک اموت بھی ہوئے۔ حالانکہ کئی ایک اُمراء، جاگیردار مہدوی تھے۔ دائرہ کے اُصول کے مطابق سوال حرام تھا۔ جس پر سختی سے قائم تھے۔ بعض وقت دائرہ پر اللہ تعالیٰ کی مہربانی اس طرح ظاہر ہوتی ہے، حضرت سیدنجی کے دائرہ میں سخت فاقہ ہے

،اصحاب دائرہ کی کیفیت بیان سے باہر ہے۔قدم عالیت پر ہے،اس حال و ماحول میں ایک نیل گائے دائرہ کے دروازے پر آ کر ٹھہر جاتی ہے۔حضرت کی نظر اس پر پڑتی ہے اور فرماتے ہیں خدا نے بھیجا ہے اس کو ذبح کرو۔فقیر اس کے قریب جاتے ہیں اور بھاگتی نہیں،آخر پکڑ کر ذبح کرتے ہیں۔

جہاں ادب ہے وہاں علم ہے۔علم سے ہی عمل صحیح ہوتا ہے۔عمل صحیح ہونے پر حکمت ملتی ہے زُہد ملتا ہے۔حضرت بندگی میاں سید عبدالحئی روشن منورؓ جب کبھی آپ کے دائرہ میں تشریف لاتے تو اپنی جوتیاں دائرہ کے دروازے پر چھوڑ دیتے۔حضرت سیدنجی آگے بڑھ کر ان جوتیوں کو اٹھا لیتے۔واپسی کے وقت جوتیاں آپ کے سامنے رکھتے۔

آپ اپنے زیرنگہداشت فقراء کا خیال رکھتے تھے۔حالات اور وقت کا لحاظ کرتے ہوئے اس میں تبدیلی بھی لائے۔گرانی کے زمانے میں غلہ خرید کر رکھتے اور تقسیم کرتے تھے۔یہ عمل اس لئے تھا کہ فقراء قلبی اطمینان کے ساتھ ذکر و فکر میں رہیں۔آپ نے اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے ہر فرزند کو مسلسل 40 روز تک نظروں کے سامنے پرورش کئے۔یہاں تک کہ وہ کامل ہوجاتا تھا۔حضرت سید علی ستون دین،حضرت سید نور محمد خاتم کار،حضرت سید میراں،حضرت سید خوندمیر بارہ بنی اسرائیل،حضرت سید یوسف بارہ بنی اسرائیل وغیرہ آپ کی تربیت کے روشن چراغ ہیں۔ان چراغوں سے کئی ایک چراغ روشن ہوئے۔الحمدللہ یہ سلسلہ جاری ہے۔آپ کی وصیت آج ہمیں غور و فکر کی دعوت دے رہی ہے۔آپ نے فرزندوں کو وصیت کی مدعائے حضرت مہدی موعودؑ پر اپنی ذات سے عمل پیرا ہوجاؤ،اس کے بعد دوسروں کو نصیحت کرو،جو کوئی تمہارے پاس یعنی صحبت و مریدی و علاقہ میں رہے گا بندہ اس کی شفاعت کرے گا۔

اس طرح کی تعلیم و تربیت اور فرزندوں کو تیار کرنے کے مظاہرہ آج دیکھنے کو نہیں ملتے۔ہم ہر سال آپ کا بہرہ لیتے ہیں،عرس مناتے ہیں لیکن افسوس کہ حضرت سیدنجی خاتم المرشدین کے عمل پر چلنے کی کوشش نہیں کرتے۔یہ نجم مہدویت بعد نماز تہجد ذکراللہ میں مصروف تھے۔کسی نے برچھی سے وار کیا جس سے ہتھیلی و ہاتھ پر زخم آیا۔اس زخم سے 15 /محرم 996ھ کو آپ کی رحلت ہوئی۔جالور شریف، راجستھان میں آپ کا آستانہ مبارک ہے جہاں اقطاع ہند سے عقیدتمندان حاضر ہوتے ہیں۔ooo

☆☆☆

مدیر

سید نجیؓ

ہم کو حاصل ہے وسیلہ سید نجیؓ کا
نام بھی ہے ہم کو پیارا سید نجیؓ کا

یہ حقیقت ہے کہ مل گیا صبر و سکوں
نام جب بھی لب پہ آیا سید نجیؓ کا

صدیق ولایتؓ کے اقوال پڑھ کر دیکھئے
مرتبہ ہے کتنا اعلیٰ سید نجیؓ کا

راہ حق میں لڑکھڑاسکتے نہیں اپنے قدم
مل گیا ہم کو سہارا سید نجیؓ کا

تابع خاتمین پاک اور پیروئے سیدین ہے جو
ہے وہی اللہ والا سید نجیؓ کا

نصرت مہدویت کے لئے جیتا ہے جو
اس کو کہتے ہیں شیدا سید نجیؓ کا

خاتمین سیدین سے ان کا تعلق خاص ہے
ہے شرف یوں آشکارا سید نجیؓ کا

اس حقیقت کا سحر سب کررہے ہیں اعتراف
ہے ہر مصدق کے دل میں اُجالا سید نجیؓ کا

مدیر

حضرت بندگی میاں سید نور محمد خاتم کارؒ

نبیوں، رسولوں، قرآن، احادیث کے ساتھ اولیاء اللہ اور بزرگوں کی سیرت اور ان کے واقعات دراصل نہ صرف خدا کا خوف دلاتے ہیں بلکہ عمل کی ترغیب دیتے ہیں کیونکہ ان کی تمام تر زندگی عبادت و ریاضت کرتے ہوئے گزری ہے۔ آج عمل عالیت ختم ہوکر رہ گیا ہے اس جگہ رخصتی عمل کا سورج طلوع ہے۔ جس قوم میں دم قدم کی حفاظت کا عمل ہو وہاں رخصتی زیبا نہیں دیتی۔ آبادیوں میں اجماع کے نہ ہونے سے اور جہاں ہے وہاں نا اتفاقی کی وجہ سے قوم میں بدعقیدگی بڑھ رہی ہے اور عالیتی عمل رخصت ہو رہا ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ اس رخ پر توجہ دلانے کے لئے کوئی کام کرتا ہوا نظر نہیں آتا۔ جس طرح چل رہا ہے چلنے دو کا عمل جاری ہے، اس پالیسی سے شدید قومی نقصان ہو رہا ہے۔ عملی انحطاط کی وجہ سے کوئی ہمارے دائروں کی طرف رخ نہیں کر رہا ہے۔ حضرت بندگی میاں شاہ قاسمؒ فرماتے ہیں خدا تعالیٰ نے میاں ماموں (خاتم کارؒ) کو جو رکھا وہ ہم کو دین مہدی کی ماہیت دکھلانے کے لئے ہے کیونکہ دائرہ میں کوئی رخصتی فعل نہیں ہوتا، سب عالیت پر ہی ہوتا اور دائرہ میں صرف فقراء ہی رہتے تھے۔ دراصل ایک قومی زندگی ہے دوسری دائرہ کی زندگی، قومی زندگی میں کاسبین اور دائرہ کی زندگی میں فقراء ہوتے۔ ہر ایک کے اصول ہیں۔ ان اصولوں کی پابندی ضروری تھی۔ لیکن آج دونوں زندگیاں ایک ہوکر رہ گئی ہیں۔ جس کی وجہ سے دائروں کا نظام تربیت، نوبت وغیرہ ختم ہوکر رہ گیا۔

ہمارے نظروں کے سامنے بہت کچھ ہوتا ہے، جس کا صبح و شام مشاہدہ کرتے ہیں لیکن جب اللہ والوں کا ذکر ہوتا ہے یا ان کے تعلق سے پڑھتے ہیں تو ہمیں عبادت و ریاضت کے شوق کے ساتھ خدا کا ڈر و خوف بھی پیدا ہوتا ہے۔ ان پاکان خدا کا جب ذکر سنتے ہیں یا پڑھتے ہیں تو ہماری کیفیت ہی بدل جاتی ہے۔ دل میں ارادہ خیر کے کام کرنے کا اور برائیوں سے دور رہنے کا جذبہ ہوتا ہے۔ ایسے ہی پاکان خدا میں ایک ہستی حضرت بندگی میاں سید نور محمد خاتم کارؒ کی بھی ہے۔ جو 965ھ میں کھانبیل میں پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار حضرت بندگی میاں سید محمود خاتم المرشدینؒ کی تربیت وصحبت میں ایک نہیں دو نہیں بلکہ 32 سال گزارے۔ اسی تربیت کی بناء پر دین کے ستون میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ تربیت قوموں کی زندگی میں وٹامن کا کام کرتی ہے۔ جب تک ہمارے دائروں میں اس کا انتظام تھا ہر طرف روحانی مناظر تھے۔ جس سے متاثر ہوکر لوگ دائروں کا رخ کرتے اور تصدیق سے مشرف ہوتے تھے۔ جس طرح چراغ جلنے پر پروانے چلے آتے تھے اس طرح جن جن دائروں میں تربیتی نظام ہوتا وہاں اسلام و ایمان کی حقیقت کو پانے لوگ دوڑے چلے آتے تھے۔ جنہیں تاریخ نے ملائے اعلیٰ کے فرشتوں سے تشبیہہ دی تھی۔ یہ صفت آج بھی ہم حاصل کر سکتے ہیں بشرطیکہ تربیتی نظام سے اپنا رشتہ جوڑیں۔

حضرت بندگی میاں سید نور محمد خاتم کارؒ کے تقویٰ و پرہیزگاری اور علم و فضل کو دیکھئے۔ آپ فرماتے ہیں ''بندہ نے اپنی ذات حق تعالیٰ کے سپرد کردی ہے تم بھی اپنی ذات اس کے حوالے کردو'' آج ہم اپنی ذات کو بجز خدا سب کے لئے قربان کردینے تیار ہیں۔ ہمارا عمل سب کچھ بتلا رہا ہے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنی ذات کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کرنے کے لئے بہت کچھ قربان کرنا پڑتا ہے لیکن ہم قربانی کے لئے تیار نہیں ہیں۔ وقتی نمائشی عمل آج عبادت ہوگئی ہے۔

آپ کے دائرہ میں کس طرح کی سختی تھی اور خلاف اُصول دائرہ میں کوئی عمل سرزد ہوجاتا تو کیسا معاملہ کیا جاتا اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے۔ دائرہ کی ایک کنیز پانی کا ایک گھڑا موچی کے پاس اُجرت میں پہونچائی۔ جب اس واقعہ کی اطلاع آپ کو ملی تو اس کنیز کو دائرہ سے باہر کردیئے اور فرمایا دائرہ کی 25 سالہ روش توڑ دی۔ جبکہ دائرہ میں جو بھی عمل ہوتا وہ اللہ واسطے ہوتا تھا۔ اس طرح کے نظام دائرہ کا تصور آج نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ہم دن بہ دن خدا پرست ہونے کے بجائے مادہ پرست ہوتے جارہے ہیں اور ہم میں للّٰہیت باقی نہیں رہی۔ حضرت بندگی میاں سید یوسفؒ آپ کے تعلق سے ارشاد فرماتے ہیں۔ دین کی راہ میں ایک سانس سے دوڑے ہیں۔ یعنی کسی موقعہ پر بھی سستی، کاہلی یا فعل رخصت کا عمل نہیں ہوا۔ کردار کی اس سے بڑی خوبی اور کیا ہوسکتی ہے۔

بزرگوں نے اپنی سیرت کے ہر قدم پر تعلیم و تربیت و تلقین کے پہلوؤں کو کبھی بھی فراموش نہیں کئے اور للّٰہیت کو باقی رکھا۔ حضرت خاتم کارؒ نے اپنے آخری وقت میں اپنے خلیفہ حضرت بندگی میاں سید عالم باللہ سے فرمایا دائرہ دین میں مضبوطی سے قائم رہو سوائے ذات وحدہ لاشریک کے کسی سے میل میلاپ نہ رکھو۔ ایسی نصیحتیں آج سننے کو نہیں ملتی۔ دائرہ دین میں رہنے سے زیادہ دائرہ دنیا میں رہنے کی تعلیم دی جارہی ہے۔ صادقین کی صحبت میں رہنا مفقود ہوگیا ہے۔ غیروں کی صحبت میں رہنے کا سلسلہ چل پڑ رہا ہے۔ اغیار سے زیادہ میل میلاپ کی وجہ سے عقیدہ میں کمزوری آگئی ہے۔ ہمارے آباء واجداد کے عقیدہ میں جو پختگی تھی وہ ہم میں نہیں ہے۔ اس بیماری کو دور کرنے کے لئے کوئی خاطر خواہ علاج بھی نہیں ہورہا ہے۔ جب کہ دنیوی بیماری کے علاج کے لئے فوراً ڈاکٹر سے رجوع ہوجاتے ہیں، دینی معاملہ میں کتنی بڑی کوتاہی ہورہی ہے اور اس کوتاہی کی وجہ سے جو نقصان قوم کو ہورہا ہے اس کا ہر ایک منظر روزمرہ کی زندگی میں دیکھ رہے ہیں۔ پھر بھی خاموشی کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں۔ قومی تاریخ میں یہ ایک نہایت افسوس ناک بات ہے۔ الحمدللہ بعض نوجوان اس کا سدباب کرنے کی کوشش میں سرگرم ہیں۔

پیغام مہدویت، تعلیمات مہدویت کی خوشبو آج بھی اپنا رنگ دکھا سکتی ہے بشرطیکہ ہم حضرت بندگی میاں نور محمد خاتم کارؒ کے نظام دائرہ کو وجود میں لائیں۔ ایک نمونہ بنا کر پیش کریں تو اس سے کئی ایک نمونے بن سکتے ہیں۔ آپ 17 رمحرم الحرام 1033ھ کو اس فانی دنیا سے پردہ فرماتے ہیں۔ منچپہ، نظام آباد میں آپ کا روضہ اقدس ہے جو مدعائے مہدی موعودؑ پر چلنے والوں کے لئے راہ ہدایت اور بصیرت ہے۔

اطاعت حضرت محمدؐ اور حضرت مہدیؑ سے دین و دنیا کی بے شمار برکتیں حاصل ہوتی ہیں دل کو سکون ملتا ہے، روح میں تازگی پیدا ہوتی ہے، ذات حق کی قربت حاصل ہوتی ہے۔ یہی مہدویت ہے

دکن کی خواتین کے لئے من پسند ساریز، شرارے اور
کھڑے دوپٹے، بہترین کلر و ڈیزائن میں

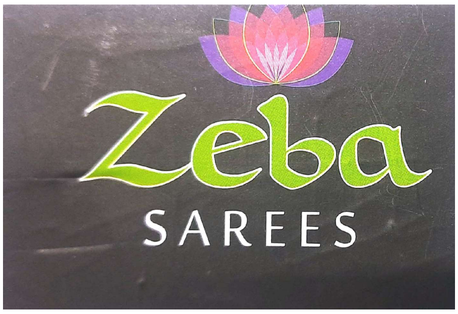

زیبا ساریز

Specialist in
Fancy Work Sarees, sharara,
Khada Dupatta

Shop No. 17, Lower Ground,
Nabi Khana Complex, Patel Market,
Hyderabad 500 002 T.S.
e-mail:zebasarees17@gmail.com

پروپرائٹر: سہیل احمد

حضرت سید جلیل محمد صاحب جلیؔل ہمنا آبادی

حضرت بندگی میاں سید نور محمد خاتم کارؒ

نہاں دل میں، نگاہوں میں عیاں نورِ محمدؒ ہیں
چمن ہے جسم اور خوشبوئے جان نورِ محمدؒ ہیں

اُبھرتی، گرتی سانسوں میں رواں نورِ محمدؒ ہیں
رگوں میں دوڑتے خوں کی زباں نورِ محمدؒ ہیں

نہ کیوں روشن چراغِ فیض سے ہو محفل ہذا
شریک اژدھام عاشقاں نورِ محمدؒ ہیں

حفاظت میں ہے منچیہ خدا کی آج تک کیوں کہ
''متاعِ فیض سیدنجی میاں نورِ محمدؒ ہیں''

ادق الفاظ میں ترتیب دے کر حق نے فرمایا
کتاب معرفت کے ترجماں نورِ محمدؒ ہیں

زمیں نے اپنی زرخیزی کی صورت ہی بدل ڈالی
ہوا معلوم اُس کو جب یہاں نورِ محمدؒ ہیں

نوازش کے، عنایت کے، کرم کے سرفرازی کے
گلستاں میں بہارِ بے خزاں نورِ محمدؒ ہیں

کریں کیا فکر جبکہ ساتھ اپنے جینے مرنے کے
یہاں نورِ محمدؒ ہیں وہاں نورِ محمدؐ ہیں

شرارت نفس کی اس واسطے ڈرتی رہی ہم سے
توکل اور ہمارے درمیاں نورِ محمدؒ ہیں

وہاں سجدوں کی آنکھوں میں خدا موجود رہتا ہے
وہاں دنیا نہیں رہتی جہاں نورِ محمدؒ ہیں

دعاؤں میں نہ شامل خواہش بیمار ہے کیوں کہ
یہاں نگران کارِ امتحاں نورِ محمدؒ ہیں

سمجھنا سخت مشکل ہے جمال ان کا جلال انکا
کہیں شبنم، کہیں برق تپاں نورِ محمدؒ ہیں

ہوا قدموں کو ان کے چوم کر دیدار کرتی ہے
وہ خوش قسمت ہے اُس پر مہرباں نورِ محمدؒ ہیں

فنا کی ٹھوکروں سے جو اَنا کو روند دیتے ہیں
غلامی پر انہی کی شادماں نورِ محمدؒ ہیں

جلیؔل اس واسطے اس میں قیامِ رحمتِ حق ہے
فنا کے نور میں ڈوبا مکاں نورِ محمدؒ ہیں

آج افسوس اس بات کا ہے کہ اذاں ہے مگر روح بلالی نہیں ہے، نماز ہے لیکن روح نماز مفقود ہوکر رہ گئی۔ نماز خدا کے قرب کا ذریعہ ہے لہٰذا خشوع وخضوع کے جذبہ کے تحت نماز ادا کریں

EXCEL ENTERPRISES
&
EXCEL AGENCIES
HAVELLS GALAXY

Sindhanur Road, Manvi - 584123

Distrubuters in :

- ☆ Havells all products
- ☆ LLOYD Air Conditioners
- ☆ LLOYD Refrigerators
- ☆ LLOYD Washing Machind
- ☆ LLOYD LED Television

Standard, Reo & all Crabtree switches

Reputed electricals and Electronics Brand Dealers

Saber Pasha
9845417842

Mohammad Asif
9845098734

حضرت محمد نورالدین صاحب عربی علیہ الرحمہ

حضرت بندگی میاں شاہ قاسم مجتہد گروہؒ

سراج ملت محی سنت ماحی بدعت واقف اسرار صمدی کاشف اسرار محمدیؐ ومہدیؑ مجتہد زماں، محقق دوراں، خداوندا کرم حضرت بندگی میراں سید قاسمؒ حضرت بندگی میراں سید یوسف بنی اسرائیلؓ کے فرزند اکبر ہیں۔ جالور میں ۹۸۹ھ میں حضرت بندگی میاں سید محمود سیدنجی خاتم المرشدؓ کے حضور میں پیدا ہوئے۔ آپ تلقین وتربیت اپنے والد بزرگوار میاں سید یوسف کے ہیں۔ حضرت خاتم المرشدؓ کے وصال کے وقت سات سال کے تھے۔ آپ کسبی اور وہبی علم میں وحیدالزماں تھے۔ اور علم ظاہر میں بہت مشہور تھے۔ بہت سے نزاعی مسائل کا آپ نے تصفیہ کیا بلکہ مخالفین مہدی علیہ السلام بھی اپنے مشکل مسائل آپ سے حل کراتے تھے۔ آپ کے والد آپ سے بعض مرتبہ آیتوں کے معنی پوچھتے آپ ان کے معنی نہایت تحقیق سے بیان کرتے اور تفسیروں میں جو معنی لکھے ہیں اس کا حوالہ دیتے۔ حضرت میاں سید یوسفؓ نے آپ کا بیان سن کر آپ کو مجتہد فرمایا۔

سہیل خاں سنگرام بادشاہ احمد نگر کے امرائے کبار سے تھے ان کے عرض کرنے پر حضرت میاں سید یوسف نے آپ کو کسب کی اجازت دی آپ نے چار سال تک ملازمت انجام دی ہے۔ سہیل خاں سنگرام ہی کی درخواست پر اعظم خاں عرب (جو امرائے بیجاپور سے تھے) کی بیٹی چاند خاں بی صاحبہ سے میاں سید قاسم نے نکاح کیا ہے۔ آپ نے ۲۴ سال کی عمر میں ترک دنیا کر کے اپنے والد کی صحبت اختیار کی والد بزرگوار نے بھی جیسا کہ شرط فقیری ہے آپ سے مجاہدہ کرایا ہے آپ کے کپڑے بوسیدہ ہو گئے تھے اور پاجامہ پھٹا ہوا تھا۔ ایک رات موسم سرما میں آپ نوبت میں بیٹھے ہوئے تھے ایک فقیر نے جس کے ذمہ عشر تھا آپ کی حالت دیکھ کر عشر کے پیسوں سے نیا پاجامہ سلوا کر حضرت کی خدمت میں للہ پیش کیا۔ آپ وہ پاجامہ پہن کر والد بزرگوار کے پاس آئے۔ والد بزرگوار نے پوچھا قاسم جی یہ پاجامہ کہاں سے آیا۔ آپ نے کیفیت بیان کی میاں سید یوسف نے اس فقیر کو طلب کر کے پوچھا تم نے یہ پاجامہ کہاں سے لایا۔ انہوں نے عشر کے پیسوں سے حضرت نے فرمایا تجھ کو کس نے کہا تھا۔ اس نے کہا کسی نے نہیں۔

حضرت نے فرمایا یہ پاجامہ لے جا اور جو مضطر ہو اس کو دیدے اور فرمایا جہاں پیری مریدی کی نسبت پیدا ہوتی ہے وہاں پدری اور پسری کی نسبت اٹھ جاتی ہے۔ بندہ ان کو ان حالات میں آزمار ہا ہے۔ کیا بندہ اپنے فرزند کے احوال سے واقف نہیں۔ حضرت میاں سید قاسم عمداً سیم وزر کو ہاتھ میں نہیں لیتے تھے یہ بات حضرت بندگی میاں سید یوسف کو معلوم ہوئی۔ حضرت نے ایک دن خود سویت دینی شروع کی جس کو پکارتے وہ آکر سویت لیتا۔ حضرت میاں سید قاسم کی باری آئی تو آپ نے اپنے ہاتھ پر جبہ کی آستین کھینچ لی۔ اور سویت حاصل کی۔ میاں سید یوسف نے فرمایا قاسم جی یہ کیا ہے؟ میں تو زر کو ہاتھ میں لیتا ہوں اور تم نہیں لیتے۔ عرض کیا خوندکار کے پاس زروخاک یکساں ہے بندہ کے پاس ابھی تو زر زر ہے خاک خاک ہے۔ میاں سید یوسف نے اپنے آخروقت میں فرمایا تھا قاسم جی دین مہدی کا مدعا اس وقت پورا ہوگا جب تو میاں سید نور محمدؒ کی خدمت میں جائے کہ وہ اللہ کے راستہ میں ایک سانس دوڑے ہیں۔ اور ہم نے آہستہ آہستہ راستہ طئے کیا ہے۔ اپنے والد کے انتقال کے بعد میاں سید قاسم اپنے والد کے دائرہ دولت آباد ہی میں رہے۔ آپ نے اپنے والد کی وصیت کے موافق بندگی میاں سید نور محمدؒ کی خدمت میں جانا چاہا اور حضرت کو خطوط لکھے ایک دن معاملہ دیکھا کہ آپ اور حضرت حاکم الزماںؒ ایک ہی چار پائی پر سور ہے ہیں۔ اس کے بعد دیکھا خود نہیں ہیں صرف حاکم الزماںؒ ہیں۔ ایک وقت آپ نے بیجاپور کے بزرگوں کی زیارت کو تشریف لے جاتے ہوئے بیڑ میں قیام فرمایا وہاں معاملہ دیکھا کہ ایک کنواں ہے اور اس پر چبوترہ ہے جو بہت اونچا ہے چبوترہ پر بندگی میاں سید نور محمدؒ کھڑے ہیں۔ آپ نیچے ہیں بندگی میاں سید نور محمدؒ نے فرمایا قاسم جی اوپر آؤ عرض کیا کیسے آؤں چبوترہ تو اونچا ہے ہاتھ نہیں پہنچتا۔ یہ سن کر حاکم الزماں نے ہاتھ پکڑ کر اوپر کھینچ لیا۔ میاں سید قاسم نے یہ معاملہ اپنی مادر مہربان سے عرض کیا اور ان سے بندگی میاں سید نور محمدؒ کی خدمت میں جانے کی اجازت لی۔ حضرت بی بی نے اجازت دی پھر آپ جملہ دائرہ کے ساتھ حضرت حاکم الزماںؒ کی خدمت میں روانہ ہوئے۔ اور دھاراسیون جہاں میاں سید نور محمدؒ کا دائرہ تھا' پہنچ کر دائرہ کے باہر تین روز تک ٹھیرے رہے۔ تیسرے روز آپ کی طلبی ہوئی۔ جا کر حضرت حاکم الزماںؒ کی قدمبوسی کی اور ان کے پیروں پر سر رکھدیا حاکم الزماںؒ نے کہا قاسم جی سر اُٹھاؤ۔ میاں سید قاسم نے کہا جب تک حضرت مجھے یہ نہ فرمائیں تو میرا ہے سر نہ اُٹھاؤں گا۔ حضرت حاکم الزماںؒ نے فرمایا تو میٹھا بھائی کا ہے تو میرے میاں کا ہے تم ملک الہداد کا ہے۔ میاں سید قاسم نے کہا حضرت جب تک نہ فرمائیں تو میرا ہے کہ سر نہ اٹھاؤں گا پھر حضرت حاکم الزماں نے اوپر کے الفاظ دہرا کر فرمایا تو میرا ہے اس وقت میاں سید قاسم

نے سر اٹھایا اور صحبت میں رہے۔ آپ نے اپنے مرشد بندگی میاں سید نور محمدؒ کی بڑی خدمت کی ہے۔ ایک دن جھوجھار خاں نے میاں سید قاسم کو چودہ سوہون دیئے۔ آپ نے اس میں سے سات سوہون اپنے مرشد میاں سید نور محمدؒ کی خدمت میں پیش کر دئے۔ جب بندگی میاں سید نور محمدؒ دھاراسیون سے اپنا دائرہ اپنے فرزندوں (میاں سید احمد اور میاں سید عیسیٰ) کو دے کر اور ان کو احکام ارشادی کی اجازت دے کر گجرات روانہ ہوئے۔ منچپہ پہنچنے پر بندگی میاں سید نور محمدؒ کا انتقال ہو گیا۔ سفر میں میاں سید قاسم اور میاں سید نصرت ساتھ تھے۔ دونوں نے حاکم الزماںؒ کی بہت خدمت کی ہے۔ حضرت حاکم الزماںؒ کے خلفاء ہیں۔ میاں سید قاسم کا دوسرا نمبر ہے۔ حاکم الزماںؒ کے انتقال کے بعد آپ دولت آباد آ گئے۔ آپ کا قدم نہایت عالیت اور عزیمت پر تھا۔ ایک مرتبہ حالت فاقہ کشی میں اضطرار پیدا ہونے پر آپ اپنے فقیروں کے ساتھ جنگل میں جھاڑوں کے پتے اور سبزی چننے لگے تا کہ ان میں نمک ڈال کر ابال کر کھالیں اور بھوک سے کچھ تسکین ہو جائے۔ اتنے میں ایک مصدق اپنے عشر کے تین سوہون لے کر آیا۔ دیکھا کہ دائرہ خالی ہے۔ دائرہ میں چند بوڑھے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ اضطرار کی وجہ حضرت اپنے فقیروں کے ساتھ پالا پتہ چننے جنگل میں گئے ہیں تا کہ اس سے بھوک بجھالیں۔ یہ سن کر وہ مصدق بہت خوش ہوا کہ میں کیا وقت پر عشر لے کر آیا ہوں وہ جنگل میں گیا حضرت سے ملاقات ہوئی اس نے عشر کے پیسے پیش کئے آپ نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا بندہ کا توکل باقی نہیں رہا۔ سبزی چننے جنگل میں آیا ہے بہت سے دائرہ ہیں تم یہ پیسے متوکلین کو پہنچاؤ اس نے بہت کوشش کی مگر آپ نے ان پیسوں کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ جب نظام شاہی حکومت کو زوال آیا تو آپ نے دولت آباد سے ہجرت کی اور منچپہ آ کر دو سال قیام رکھا۔ یہاں بھی سخت فاقہ کشی سے دوچار رہے اور شدت فاقہ کی وجہ سے یہاں دو سو پچاس فقیر شمشیر فقر سے شہید ہو گئے جن کو آپ نے بندگی میاں سید نور محمد حاکم الزماںؒ کے پائن دفن کر دیا۔ منچپہ سے آپ گوکاک تشریف لائے اور یہاں دائرہ قائم کیا یہاں ایک آبشار ہے ایک دن آپ چند فقراء کے ساتھ آبشار دیکھنے گئے۔ آبشار دیکھتے ہوئے کہا کہ کیا کوئی ایسا بھی ہے جو اس میں کود پڑے۔ میاں سید حسن جمدھڑی جو آپ کے فقیر تھے یہ بات سنتے ہی اس میں کود پڑے۔ حضرت نے فرمایا اس نے یہ کیا کیا؟ اس کی خبر لو جب اس کو دیکھنے بعض فقیر گئے تو دیکھا میاں حسن جمدھڑی چلے آ رہے ہیں۔ حضرت نے ان کو دیکھ کر کہا کہ تم کو میں نے کودنے کب کہا تھا۔ میاں حسن نے کہا حضرت کی بات خالی کیسے جائے؟ فرمایا وہاں کیا دیکھا عرض کیا وہاں حضرت موجود تھے میرا ہاتھ پکڑ کر باہر لائے۔ میاں حسن حضرت کے فقیر تھے صحبت ہی میں رہے۔

حضرت کی زندگی میں ان کا انتقال ہو گیا ان کی قبر گوکاک میں حظیرہ میں داخل ہوتے وقت دروازہ کے سامنے مسجد کے متصل ہے۔

قوم مہدویہ میں ہر شخص سویت نہیں دے سکتا ہے کسی سے سویت لینا اس کے فضل وکمال کو ماننا ہے جس کے ہاتھ سے دامن پسار کر سویت لیتے ہیں گویا اپنے آپ کو اس کا فقیر شمار کرتے ہیں۔سویت دینے والا مطلوب اور لینے والا طالب کہلاتا ہے۔حضرت حاکم الزماں کے بعد بندگی میاں سید عالم فانی فی اللہ باقی باللہ خلیفہ اول حاکم الزماںؒ اور میاں بہلول خاں اور میاں عبدالباقی وغیرہ فقرائے میاں سید نور محمد حاکم الزماںؒ نے حضرت میاں سید قاسم سے سویت لی ہے۔آپ کے فقراء کی شان یہ ہے کہ ایک دن آپ نے فرمایا''اگر چہ کہ ملک عنبر کی فوج نو لاکھ سے بڑھ کر ہے مگر بندہ کے پاس نو دس فقیر ایسے ہیں کہ تمام گروہ مہدی کی مشکل کو حل کرنے کے لئے ان میں کا ایک بس ہے'' پھر گوکاک سے آپ بھاگ نگر (حیدرآباد) تشریف لائے۔اور حسین ساگر تالاب سے مشرق کی جانب ایک میل کے فاصلے پر دائرہ قائم فرمایا اس کو پہلے موضع حسین ساگر کہتے تھے اب مشیر آباد کہتے ہیں۔اس کو زمستان پور بھی کہتے ہیں۔یہاں پہاڑی پر ایک جوگی رہتا تھا جو کیمیا کے فن سے واقف تھا اس نے آپ کے فقیروں کی فاقہ کشی اور زبوں حالی دیکھ کر ایک روز آپ کی خدمت میں آیا اور از راہ ہمدردی ایک پوڑیا کیمیا کی دی اور کہا اس سے جتنا سونا چاہے بنا سکتے ہیں۔آپ نے اس پوڑیا کو کنویں میں پھینک دیا اس وقت آپ پتھر کی ایک چٹان پر کھڑے ہوئے تھے اس پر تھوک دیا وہ پوری چٹان سونے میں تبدیل ہوگئی۔یہ دیکھ کر وہ جوگی مسلمان مصدق ہو گیا اور ترک کر کے آپ کی صحبت اختیار کر لی اس کا انتقال آپ کے دائرہ ہی میں ہوا اس کا نام جوگی محمد ہے اس کا مزار آپ کے مزار شریف سے جانب مشرق چبوترہ کے نیچے ہے۔

حضرت بندگی میاں سید یوسف (آپ کے والد بزرگوار) نے اپنے آخری وقت میں فرمایا'' میں سو قاسم جی قاسم جی سو میں'' حاکم الزماںؒ نے بھی آپ کو بشارتیں دی ہیں۔میاں سید قاسمؒ نے اپنی وفات سے پہلے اپنے فقیروں پر اپنی خوشنودی کا اظہار کیا ان کو بشارتیں دیں اور ان کو وصیت کی کہ مقصود خدا اور طلب خدا کو پیش نظر رکھو۔شریعت اور طریقت کے حدود کی نگہبانی کرو'اور فرمایا اگر تم یاد خدا کے ساتھ رہو گے تو میں تم میں ہوں' پھر اٹھ کر کھڑے ہوئے فقراء آپ کی قدمبوسی کرنے لگے ایک کا سب نے بھی بڑھ کر قدمبوسی کرنی چاہی۔فرمایا یہ وقت فقیروں کے لئے ہے۔............ بقیہ صفحہ نمبر 44 پر....................

حضرت سید ابوالقاسم تسخیرؔ حیدرآبادی صاحبؒ

حضرت بندگی میراں شاہِ قاسم مجتہدِ قومؒ

بیٹھا ہوں سرِ رہگذرِ مجتہد قومؒ
تا مجھ کو ملے خاکِ درِ مجتہد قومؒ

دنیا پہ پڑی کب نظرِ مجتہد قومؒ
تھا ذکرِ خدا مال و زرِ مجتہد قومؒ

فاقوں میں بھی تھے آٹھوں پہر ذکر سے معمور
روز و شب و شام و سحر مجتہد قومؒ

ہر گام توکل پہ تھا جز ذکر خدا کے
ہوتا نہ تھا زادِ سفر مجتہد قومؒ

سوکھے کو ہرا کس نے کیا مجھ کو ہے معلوم
ہے رازِ کرامت نظر مجتہد قومؒ

فاقوں میں تھے فقراء مگر اللہ پہ نظر تھی
تھا دائرہ زیرِ اثر مجتہد قومؒ

جو تشنۂ دیدار تھے لیتے ہی رہے فیض
کب بند رہا ان پہ درِ مجتہد قومؒ

جوگی کو بڑا ناز تھا اکسیر پہ اپنی
کیا جانے وہ کیا ہے نظر مجتہد قومؒ

ڈالی جو نظر سنگ پہ زر ہوگیا پل میں
تھا صرف نظر کا ہنر مجتہد قومؒ

میراںؒ ہو کہ یعقوبؒ انہیں کا ہے اجالا
یہ دونوں ہیں شمس و قمر مجتہد قومؒ

جے پور سے ہے تا بہ دکن ان کی تجلی
تسخیرؔ بھی ہے بہرہ درِ مجتہد قومؒ

ڈاکٹر ظہور الحسن صاحب

حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر برہان الشریعت کا نسب پدری امیر المومنین حضرت عمر بن خطابؓ سے ملتا ہے۔آپ کے والد کا نام شیخ جمال الدین سلیمان ہے۔آپ کی والدہ ماجدہ بی بی قرسم خاتون مولانا وجیہ الدین خجندی کی صاحبزادی تھیں۔آپ کی ولادت 575 ہجری میں اور بعض مورخین نے 569 ہجری میں لکھا ہے۔آپ کا اصلی نام مسعود ہے،البتہ حضرت فرید الدین عطار نے آپ کو فرید الدین کا نام دیا،لیکن آپ گنج شکر سے مشہور ہوئے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ دہلی میں مقیم تھے۔ایک دن خوب بارش ہوئی،کیچڑ کی وجہ سے چلنا پھرنا دشوار ہوگیا۔آپ کو اپنے پیرومرشد حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کی قدم بوسی کا شوق ہوا۔کھڑاؤں پہنے روانہ ہوگئے۔آپ نے سات روز سے کچھ نہیں کھایا تھا۔اچانک آپ کا پاؤں پھسل گیا۔آپ کے منہ میں تھوڑی کیچڑ جا پڑی۔وہ کیچڑ خدا کے حکم سے شکر ہوگئی۔جب آپ اپنے پیرومرشد کی خدمت میں پہنچے تو انہوں نے فرمایا ''اے فرید! جب تھوڑی کیچڑ تیرے منہ میں پہنچی اور وہ شکر ہوگئی،خداوند تعالیٰ نے تیرے وجود کو شکر بنایا،خدا تعالیٰ تجھ کو ہمیشہ میٹھا رکھے گا''اس کے بعد آپ جہاں بھی جاتے لوگ کہتے کہ شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر آتے ہیں۔

آپ کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی۔بارہ سال کی عمر میں آپ نے قرآن شریف حفظ کیا۔جب آپ کی عمر پندرہ سال کی ہوئی تو ملتان تشریف لائے۔590 ہجری میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی بیعت سے مشرف ہوئے۔اس وقت آپ کی عمر پندرہ سال کی تھی۔595 ہجری میں دہلی آئے اور غزنی کے دروازے کے قریب ایک حجرہ میں رہنے لگے۔اس کے کچھ عرصہ بعد آپ کے پیرومرشد حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ نے اپنا خاص مصلیٰ اور عصا آپ کو عنایت فرمایا۔اس کے بعد آپ کو پیرومرشد کا خرقہ دیا گیا جس کو آپ نے پہنا،دوگانہ ادا کیا،اور اپنے پیرومرشد کے مکان میں قیام کیا۔

آپ نے عراق،شام،سیوستان،غزنی،بخارا،قندھار وغیرہ کی سیر و سیاحت فرمائی اور وہاں کے بزرگانِ دین کی صحبتوں سے مستفید ہوئے۔آپ اجودھن میں،جو آج کل پاک پٹن کے نام سے مشہور ہے،رونق افروز ہوئے۔جس زمانے میں آپ دہلی میں ریاضت ومجاہدہ میں مشغول تھے،حضرت

خواجہ معین الدین چشتیؒ دہلی تشریف لائے اور حضرت قطب صاحب کی خانقاہ میں قیام فرمایا۔ حضرت خواجہ غریب نواز نے حضرت خواجہ قطب صاحب کے سب مریدوں کو نعمت سے مالا مال کیا۔ جب سب نعمت پا چکے تو غریب نواز نے حضرت قطب صاحب سے دریافت فرمایا ''تمہارے مریدوں میں سے کیا کوئی نعمت پانے سے رہ گیا ہے، حضرت قطب صاحب نے عرض کیا ''جی ہاں مسعود (بابا فرید الدین گنج شکر) رہ گیا ہے۔ وہ چلہ میں بیٹھا ہے'' حضرت خواجہ غریب نواز اور حضرت قطب صاحب آپ کے حجرہ میں تشریف لے گئے۔ حضرت غریب نواز نے آسمان کی طرف منہ کر کے آپ کے واسطے دعا فرمائی اور بارگاہ ایزدی میں عرض کیا ''خدایا! ہمارے فرید کو قبول فرما اور اکمل درویش کے مرتبہ پر پہنچا۔ حضرت خواجہ غریب نواز نے آپ کے متعلق پیشین گوئی فرمائی اور قطب صاحب سے آپ کے متعلق فرمایا ''قطب! بڑے شہباز کو دام میں لائے، اس کا آشیانہ سدرۃ المنتہٰی ہوگا'' حضرت خواجہ غریب نواز نے آپ کو خلعت عطا فرمایا۔ حضرت قطب صاحب نے آپ کو دستار اور خلافت کے دیگر لوازمات عطا فرمائے۔

سلطان ناصر الدین جب ملتان گیا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ واپسی پر اس نے چار گاؤں کا فرمان اور کچھ نقدی آپ کی خدمت میں بھیجی۔ آپ نے گاؤں قبول کرنے سے انکار کر دیا اور نقدی وصول کر کے درویشوں پر خرچ کی۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اور قطب الدین بختیار کاکیؒ کے بعد حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر سلسلہ چشتیہ کے تیسرے سربراہ تھے اور حضرت محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء کے مرشد تھے۔

آپ ریاضت و عبادت، مجاہدہ، فقر اور ترک و تجرید میں بے نظیر تھے۔ شہرت پسند نہ فرماتے تھے۔ آپ کو استغراق بہت تھا۔ آپ کو سماع کا بہت شوق تھا۔ آپ اپنے پیر و مرشد کے نہایت فرمانبردار تھے۔ آپ کے گھر میں فقر و فاقہ رہتا تھا۔ جب آپ کا وصال ہوا، گھر میں کفن کے لئے پیسہ نہ تھا۔ مکان کا دروازہ توڑ کر اس کی اینٹیں قبر میں لگائی گئیں۔ آپ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔ شربت کے ایک پیالے سے افطار کرتے تھے۔ تھوڑا خود پیتے تھے، باقی حاضرین کو تقسیم کر دیتے تھے۔ دو روٹیوں میں سے ایک خود تناول فرماتے تھے اور دوسری روٹی کے ٹکڑے کر کے حاضرین کو تقسیم کر دیتے تھے۔ آپ کی پوشاک شکستہ ہوتی تھی۔ آپ کے پاس ایک کمبل تھا جو اتنا چھوٹا تھا کہ جب پیروں پر ڈالتے تو سر کھل جاتا اور جب سر پر ڈالتے تو پیر کھل جاتے۔ توکل کا یہ حال تھا کہ جو کچھ آتا وہ خرچ کر دیتے تھے۔ آپ اکثر فرماتے تھے توبہ کی

چھ قسمیں ہیں: اولؔ دل اور زبان سے توبہ کرنا، دوسرے آنکھ کی، تیسرے کان کی، چوتھے ہاتھ کی، پانچویں پاؤں کے چھٹے نفس کی توبہ۔ آپ فرماتے ''درویش جو اس دنیا کی نعمت و جاہ کا خواستگار ہو اور اپنی ذات کو لطف کا اسیر کرنے کی کوشش کرے پس اس کی نسبت جاننا چاہیئے کہ وہ درویش نہیں ہے، درویشوں کا نام بدنام کرنے والا ہے کیونکہ فقراء کو دنیا سے اعراض ہے'' آپ فرمایا کرتے تھے چار چیزوں کا خیال رکھنا ضروری ہے: آنکھ کو نا قابل دید چیزوں کے دیکھنے سے روکنے، کانوں کو نا قابل شنید باتوں کے سننے سے روکنے، زبان کو گونگا نہ بنائے، ہاتھ پاؤں کو ممنوعہ اعمال سے روکا جائے۔ ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ چار چیزوں کے متعلق سات سو پیران طریقت سے پوچھا گیا، سب نے ایک سا جواب دیا۔ سوال تھا: آدمیوں میں سے سب سے زیادہ عقلمند کون ہے؟ جواب تھا گناہوں کو ترک کرنا۔ سوال ہوا آدمیوں میں سب سے زیادہ ہوشیار کون ہے؟ جواب ملا جو کسی چیز سے پریشان نہ ہو۔ پھر پوچھا گیا آدمیوں میں سب سے زیادہ غنی کون ہے؟ جواب تھا قناعت کرنے والا۔ جب پوچھا گیا کہ آدمیوں میں سب سے محتاج کون ہے؟ تو جواب ملا قناعت کو ترک کرنے والا

بسلسلہ صفحہ نمبر 40...

کسی نے کہا کہ میاں سید یوسفؒ نے ہم کو آپ کے حوالے کیا تھا آپ کس کے حوالے کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم سب کو خدا کے حوالے کر رہا ہوں مرد بن کر رہو جہاں بھی رہو۔ آپ عرصہ تک بیمار رہے جب بیماری بڑھ گئی تو ۱۷/ محرم ۱۰۴۲ھ کو بہ عمر ۵۴ سال آپ کا انتقال ہو گیا مزار مبارک مشیر آباد میں ہے اس حظیرہ کو حظیرہ کلاں بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ بہت بڑا حظیرہ ہے۔ آپ کے جنازہ معلیٰ پر آپ کے فرزند میاں سید یعقوب امام ہوئے۔ آپ حضرت خاتم المرشدؒ کے وصال کے وقت ۷ سال کے تھے ۲۴ سال کی عمر میں دنیا کو ترک کیا ۳۰ سال تک فقیری کی ہے حاکم الزماںؒ کی صحبت میں دس سال رہے۔ آپ کے خلفاء کے نام یہ ہیں۔

(۱) میاں نجم الدین بن میاں سید منجو (جو آپ کے بھانجے ہیں) (۲) میاں سید شاہ محمد (۳) میاں سید یعقوب (فرزند) (۴) میاں سید میراں (۵) میاں سید خدا بخش (۶) میاں سید حسین (۷) میاں سید خانجی (۸) میاں عبدالرحیم (۹) میاں علی باگ (۱۰) میاں سید مصطفیٰ یہ سب آپ کے خلفاء ہیں۔

مدیر

علم و عمل

جس طرح دن و رات سانس وجسم کا معاملہ ہے جو ایک دوسرے سے جوڑے ہوئے ہیں، اس طرح علم و عمل کا معاملہ ہے۔ ہر نبی نے اپنی اپنی امت کو علم کے ساتھ عمل پر توجہ دلائی ہے۔ یہاں تک کہ آخر میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو معلم انسانیت بنا کر اور خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعودؑ کو مبین قرآن پاک بنا کر مبعوث فرمایا گیا۔ علم زندگی کے ہر قدم پر راہ ہدایت دکھا کر تکالیف اور پریشانیوں کو دور کرتا ہے۔ ایک طرح اطمینان وسکون پہنچاتا ہے۔ یہ بات یاد رہے عزت بزرگی علم سے حاصل ہوتی ہے۔ کئی ایک موقعوں پر علم نے بندگان خدا کی حفاظت کی ہے۔ علم کی خوبی عمل سے ظاہر ہوتی ہے۔ نفسانی خواہشات بھی علم کے ذریعہ ہی ماری جاتی ہیں۔

حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے انبیاء کی میراث نہ درہم تھا نہ دینار بلکہ ان کی میراث علم تھی۔ اس لئے آپؐ نے فرمایا اے لوگو مجھ سے علم سیکھو، علم میرا ہتھیار ہے۔ علم حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرو۔ علم حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرنا، اپنے گھروں سے نکلنا بہت بڑی نیکی ہے۔ حضرت محمد ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جو شخص تلاش علم میں نکلا وہ اپنی واپسی تک گویا اللہ کی راہ میں چلتا ہے۔ علم ایک نور بھی ہے، علم رحمت بھی ہے، اس کو کبھی بھی زحمت نہ بنائیں۔ علم و جہالت میں اتنا فرق ہے کہ علم سے نیکی حاصل ہوتی ہے، جہالت سے بدی۔ علم پر عمل کرنے سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے، علم میں یہ بھی خوبی ہے کہ وہ وحشت کو دور کرتی ہے۔ یوں تو دنیا میں کئی علوم ہیں لیکن وہ علم سب سے بہتر ہے جو دماغ کو روشن کرے اور دل کو مطمئن کرے۔

حضرت محمد ﷺ نے اپنے ارشادات کے ذریعہ علم کی اہمیت وافادیت پر بہت کچھ ارشاد فرمایا ہے جس کا جاننا اور اس پر عمل کرنا ہر اُمتی پر لازم ہے۔ جس طرح ارشاد ہوا ہے علم بغیر عمل وبال ہے اور عمل بغیر علم گمراہی ہے۔ حضرت سیدنا علیؓ نے علم کے تعلق سے بہت بڑی بات کہی ہے۔ آپ نے فرمایا اُسے موت نہیں جو علم کو زندگی بخشتا ہے۔ زندگی بخشتا ہے یعنی جو علم حاصل کیا اس کو دوسروں تک پہنچائے یعنی تشنگان علم کی پیاس بجھائی جائے۔ وہ عالم جو باعمل ہو کر علم کو پہنچاتے ہیں وہ دراصل زندہ جاوید ہو جاتے

ہیں۔ان کی دنیااور آخرت دونوں سنور جاتی ہے۔ یہ خوش نصیب بندے ہیں۔

علم وعمل زندگی کے دو اہم جز ہیں۔حقیقت سے دیکھا جائے تو اصل چیز عمل ہے۔عمل وہ آئینہ ہے جو کردار کو ظاہر کرتا ہے۔خوبیاں عمل کی پیداوار ہوتی ہیں۔عمل کی یہ خوبی ہے کہ وہ کبھی بیکار نہیں جاتی ہے۔اس کا پھل دینا اور آخرت میں مل کر ہی رہتا ہے۔قرآنی آیت کا مفہوم ہے’’جو نیک عمل کرے گا تو ہم اس دنیا میں بھی اچھی زندگی بسر کرائینگے اور آخرت میں بھی، بشرطیکہ وہ ایمان بھی رکھتا ہو‘‘اس مفہوم سے پتہ چلتا ہے کہ علم وعمل کے ساتھ ایمان کا ہونا ضروری ہے۔ایمان ہی درجات کو بلند کراتا ہے۔عمل کے تعلق سے حضرت معروف کرخیؒ کا ارشاد ہمارے ذہن ودل کے گوشوں کو کھول دیتا ہے۔آپ فرماتے ہیں ’’جو شخص عمل خیر حصول ثواب کے خیال سے کرتا ہے وہ تاجر ہے، جو دوزخ کے خوف سے کرتا ہے وہ غلام ہے اور جو شخص صرف خدا کے واسطے کرتا ہے وہ اصرار ہے۔قربان جیئے حضرت مہدی موعودؑ کے، آپ نے تعلیم دی کہ جس کو بھی دو تو اللہ دیا کہہ کر دو۔ جو بھی چاہو خدا سے چاہو۔ ہر عمل اللہ کے لئے ہو، اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہو۔مہدوی جنت کی نہیں خالق جنت کی رویت کا مشتاق رہتا ہے۔ ہمارے اسلاف باعمل ہو کر عمل کی طرف دعوت دیتے تھے۔جب ہی تو لوگ ہمارے دائروں کی طرف رخ کرتے اور اپنی پیاس بجھاتے تھے۔کیونکہ ان کا عمل،تقویٰ،اخلاص پر مبنی ہوتا تھا وہ اس بات کا علم رکھتے تھے عمل کے بغیر دوسروں پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔مہدویت پھیلی تو ہمارے بزرگوں کے عمل سے۔

قوم کی ترقی کے لئے قومی افراد میں علم کا ہونا ضروری ہے۔علم قوم کو زندہ رکھتا ہے۔باعمل افراد قوم کی پہچان ہوتے ہیں۔تاریخ شاہد ہے کہ ہر دور میں باعمل افراد نے تبلیغ دین کا فریضہ ادا کرکے اپنا حق ادا کیا۔آج ضرورت ہے علمائے دین تبلیغ کے لئے وقت نکالیں۔کئی ایک مقامات علماء کی آمد کے منتظر ہیں۔اس وقت قوم کو مبلغین کی اشد ضرورت ہے۔وہ نوجوان جو رشد وہدایت پر فائز ہونے والے ہیں انہیں مبلغ بھی بنائیے۔یہ دور باعمل مبلغین کا ہے۔آگے کا دور تو مبلغین کا ہی رہے گا۔لہٰذا جتنا ہو سکے علم حاصل کریں۔علم کو حکمت کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کریں۔انشاءاللہ اس میں کامیابی حاصل ہوگی۔

600 سالہ جشن میلاد حضرت مہدی موعودؑ کے موقعہ پر افرادِ قوم کے لئے خصوصی تحفہ ’’تذکرہ شعراء مہدویہ‘‘ مولف اور مرتب حضرت مقصود علی خان سحر ماہ نومبر 2025ء میں منظر عام پر آئے گا۔انشاءاللہ تعالیٰ

مدیر

نشہ

نشہ کسی چیز کا بھی ہو برا ہے، نقصان کراتا ہے، ذہنی کوفت پیدا کرتا ہے، نشہ کئی قسم کا ہوتا ہے مثلاً دولت کا، امیری کا، حسب نسب کا، بہادری کا، علم کا، فخر کا، زر وزمین کا، خودغرضی کا، غرور وتکبر کا، انتقام کا اور شراب وغیرہ کا۔ یہ نشہ انسان سے انسانیت کو ختم کر کے شیطان صفت بنا دیتا ہے۔ اس لئے حضرت محمد ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جو کوئی نشہ ہو حرام ہے۔

نشہ سے خسارہ ہی خسارہ ہے۔ نشہ کرنے والا مال اور عقل دونوں کھو دیتا ہے۔ نشہ باز ہی تمام خاندان کی تباہی کا موجب ہوتا ہے۔ نشہ کرنے سے تمام عیب آ جاتے ہیں۔ نفس کو بے قابو کر دیتا ہے جس کی وجہ سے بے شمار گناہ سرزد ہو جاتے ہیں جس کی خبر نشہ باز کو نہیں ہوتی۔ نصف سے زیادہ گناہ نشہ سے ہوتے ہیں، نشہ دراصل ایک خوراک نہیں بلکہ زہر ہے جو نشہ میں مدہوش رہتے ہیں انہیں ماں کی صورت بھی بری لگتی ہے یعنی وہ ماں جس نے دنیا بھر کی مصیبتیں جھیل کر پروان چڑھائی، جس کے قدموں کے نیچے جنت ہے، وہ ماں نشہ باز کو بری لگتی ہے، کتنا بدنصیب بیٹا ہے جو نشہ سے یہ کیفیت اپنے دل میں پیدا کر لیتا ہے، پھر خدا کا گناہگار ہو جاتا ہے۔

نشہ صحت کو برباد کر کے موت کے دہانے پر لا کر کھڑا کر دیتا ہے۔ نشہ کرنے والے کم عمری میں ہی ہلاک ہو جاتے ہیں۔ نشہ اُتر جانے کے بعد جو تکلیف اور سستی پیدا ہوتی ہے وہ قوت کو زائل کر دیتی ہے، نشہ کرنے والوں کے دل پر چربی چڑھ جاتی ہے اور رفتہ رفتہ اس کا دل کمزور ہو جاتا ہے اور موت واقع ہو جاتی ہے۔ نشہ چھوڑنے پر صحت یابی ہو سکتی ہے۔ اس طرح کہ اپنے کام کو مستقل مزاجی سے کریں، گھر والوں کے ساتھ وقت گزاریں، اللہ کی عبادت کرتے ہوئے دعا مانگیں، انشاء اللہ جو بیماری پیدا ہو گئی تھی اللہ اس کو ختم کر کے شفا دے گا۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں، دولت کے نشہ سے خدا کی پناہ، اسے موت کے سوا کوئی نہیں اُتار سکتا، دولت کا آنا ایک آزمائش ہے، اس آزمائش میں نہیں آنا ہی بہتر ہے، لہٰذا اللہ سے کبھی بھی دولت کو نہ مانگیں۔ اللہ سے صرف اللہ کو مانگیں۔ نہ کوئی نشہ ہو گا نہ آزمائش۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس نشہ سے بچائے جو ہمیں خدا سے غافل کر دیتا ہے۔ آمین۔

قومی خبریں

ہفتہ واری محفل ادارۂ تنظیم مہدویہ: ادارہ کے زیر اہتمام ہر اتوار کو بعد نماز ظہر 2 تا 3 بجے دن مسجد حضرت حافظ سید داؤد میاں صاحب چنچل گوڑہ میں دینی محفل کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ 25/مئی کی دینی محفل کو حضرت مولانا سید نفیس اطہر خوندمیری صاحب، ڈاکٹر مجاہد اللہ خان نائب صدر ادارہ اور جناب سید بشیر بخاری نے مخاطب کیا۔ یکم جون کی محفل کو صدر ادارہ حضرت محمد نعمت اللہ خان صوفی، نائب صدر ادارہ ڈاکٹر مجاہد اللہ خان اور جناب سید بشیر بخاری نے مخاطب کیا۔ 8/جون کو عید الضحیٰ کی وجہ سے دینی محفل منعقد نہ ہوسکی۔ 15/جون کی محفل کو صدر ادارہ حضرت محمد نعمت اللہ خان صوفی، جناب سرور علی خان، ڈاکٹر مجاہد اللہ خان، جناب سید بشیر بخاری نے مخاطب کیا۔ شعراء کرام میں حضرت سید خواجہ معین الدین امیر نصرتی، حضرت سید حسین بخاری سعیدؔ، جناب سید یوسف علی اسدؔ، حضرت محمد صمدانی اور جناب محمد مزمل نے کلام پیش کیا۔ جناب محمد معراج صاحب کی قرأت سے ان محافل کا آغاز ہو۔

بزم توفیق: بزم کے زیر اہتمام 536 واں عرس مبارک خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعودؑ کے مبارک و مسعود موقعہ پر طرحی نعتیہ مشاعرہ 24/مئی کو مسجد حضرت حافظ سید داؤد میاں صاحب چنچل گوڑہ میں منعقد ہوا۔ جس کی نگرانی حضرت مولانا سید نفیس اطہر خوندمیری صاحب نے فرمائی۔ جناب محمد معراج کی قرأت کلام پاک سے مشاعرہ کا آغاز ہوا۔ نگرانکار مشاعرہ کے علاوہ حسب ذیل شعراء کرام نے طرحی نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضرت سید عبدالکریم انور اسحاقی، حضرت مقصود علی خان سحرؔ، حضرت سید خواجہ معین الدین امیر نصرتی، حضرت محمد نعمت اللہ خان صوفی، جناب سید سمیع اللہ حسینی سمیعؔ جناب سید رضا جمیل رضاؔ، حضرت سید حسین بخاری سعیدؔ، جناب سید محمود تشریف اللّٰہی محمودؔ، جناب سید یوسف تجمل خوندمیری فانیؔ، جناب سید اسمٰعیل ذبیح اللہ ذبیحؔ، جناب محمد عبدالقادر شاہد، جناب سید مجاہد اللہ حسینی مجاہدؔ، جناب سید عبدالشکور شادابؔ، جناب سید یوسف علی اسدؔ، نعت خواں حضرت محمد صمدانی، جناب سید نجم مہدی نجمؔ، جناب محمد معراج اور جناب محمد مفصل نے کلام پیش کیا۔ حضرت سید حسین بخاری سعیدؔ نے حمد باریٔ تعالیٰ سے مشاعرہ کا آغاز کیا۔ بزم توفیق کی جانب سے پہلا پرستار شعراء ایوارڈ جناب سید یوسف علی اسدؔ کو عطا کیا گیا۔ حضرت سید دلاور میاں صاحب نے شال پوشی کی اور حضرت مولانا سید نفیس اطہر خوندمیری نے مومنٹو پیش کئے۔ جناب سید عبدالشکور شاداب نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

افتتاح اپیکس اسکول: مرکزی انجمن مہدویہ کے زیر اہتمام فرہ ہائی اسکول کے بعد اپیکس اسکول قائم کیا گیا ہے۔اس اسکول کا افتتاح 25/مئی کو حضرت سید محمود شہاب الدین کاشف میاں صاحب کے ہاتھوں انجام پایا۔اس تقریب کو صدر مرکزی انجمن مہدویہ جناب منور خان، جناب سید فہیم صاحب اور پرنسپل اسکول محترمہ تسنیم خاتون نے مخاطب کیا۔

افتتاح فرہ آئی ٹی ایجوکیشن سنٹر: الحمدللہ وقت کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے صدر انجمن جناب منور خان صاحب نے مرکزی انجمن مہدویہ کے زیر اہتمام فرہ آئی ٹی ایجوکیشن سنٹر کا قیام عمل میں لایا۔اس سنٹر کا حضرت سید محمود شہاب الدین کاشف صاحب نے 30/مئی کو افتتاح کیا۔اس موقعہ پر حضرت سید مطیع اللہ ذاکر منوری صاحب، حضرت سید فصیح اللہ منوری صاحب بحیثیت مہمانان خصوصی شرکت فرمائی۔ جناب اعظم مہدی فاؤنڈر اے۔آر۔زیڈ بزنس نے اس سنٹر کی افادیت پر روشنی ڈالی۔نوجوانوں کو روزگار کے سلسلے میں یہ سنٹر کافی مددگار رہوگا۔ادارہ قوم کے انٹر اور گریجویٹ طالب علموں سے اپیل کرتا ہے کہ اس سنٹر سے فائدہ اٹھائیں۔بہت ہی کم فیس پر یہ سنٹر مختلف کورسس کی تعلیم دے رہا ہے۔انجمن مہدویہ نے بہترین موقعہ مہیا کیا ہے اس سے فائدہ اٹھائیں۔مزید معلومات کے لئے 7093252255 پر ربط پیدا کریں۔

دینی سمر کیمپ: بزمِ مصدقانِ مہدیؑ حیدرآباد کی جانب سے 15/مئی تا 3/جون 2025ء کو دینی سمر کیمپ کا انعقاد بمکان حضرت سید حسین بخاری واقع چنچل گوڑہ عمل میں آیا۔اس سمر کیمپ میں طلباء و طالبات کو دین اسلام کی بنیادی تعلیم سے روشناس کرواتے ہوئے سیرت مبارک حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے اہم پہلوؤں سے واقف کروایا گیا۔اس کے علاوہ بچوں میں پرسنالٹی ڈیولپمنٹ کے بارے میں آج کل جو زور دیا جارہا ہے اُسی کو مدنظر اس کیمپ میں بطور خاص ماں باپ کا، مرشدین کا، اُستاد کا اور بڑوں کا ادب کرنے کی طرف ایسی توجہ دلائی گئی۔مہمان مقررین میں جناب سید حسن عبداللہ، جناب سید بشیر بخاری اور حضرت محمد نعمت اللہ خان صوفی نے ٹائیم مینجمنٹ، عقیدۂ مہدیت اور قرآن فہمی جیسے عنوان پہ علی الترتیب مخاطب کیا۔4/جون کو، کوئیز مقابلے کروائے گئے اور 5/جون 2025ء کو جلسۂ تقسیم انعامات کی کاروائی خود طلباء و طالبات نے بہترین طریقے سے انجام دی۔جناب سید حسن عبداللہ کے ہاتھوں طلباء و طالبات میں انعامات کی تقسیم عمل میں آئی۔

نماز ایک ایسی شئے ہے کہ جس پر اسلام کا دارومدار ہے۔ نماز روحانی غذا ہے جس سے انسان کی روح کو قوت وطاقت ملتی ہے

محمد اسمعیل میاچنگ سنٹر
پٹیل مارکٹ، مدینہ بلڈنگ، حیدرآباد

سدرا کلکشن
Sidra Collection
S. No. 46, Mukarramjahi Market, Lad Bazar, Hyd.
Tel: 24414186 66713461
Website:www.sidracollections.com
Car parking facility available

Dilkash دلکش
Designer
Suits & Sarees
Exclusive in :
Wedding Sarees, Suits & Dress Material
Roshan Complex, H.No. 20-4-215/10, Mohammedi Masjid, Julu Khana, Lad Bazar, Hyderabad - 2 T.S.
Phone 66444482, Cell No. 9494885050

Muntaha منتہیٰ
 # 21-1-1131, Opp Bata Showroom, Pathergatti, Hyd -2
Ph. 040-64607555 & 8121448722
All Major Credit Card Accepted
Lift Facility available